ہفت روزہ

# خدام الدین لاہور

بیادگار: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۳ رمضان ۱۳۸۶ھ
۱۶ دسمبر ۱۹۶۶ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ◎ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

# احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْوِصَالِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے (بخاری ومسلم)

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ؟ قَالَ "اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ، اِنِّیْ اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی"، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے ممانعت فرمائی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ تو ہمیشہ روزہ رکھ لیتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں، میں کھلایا بھی جاتا ہوں اور پلایا بھی جاتا ہوں (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی ایمان کی رو سے اور بہ نیت حصول ثواب رمضان کا قیام (تراویح) کرے، اس کے (تمام) اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ بخاری ومسلم)

وَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَھُمْ فِیْہِ بِعَزِیْمَۃٍ فَیَقُوْلُ: "مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیتے تھے اور تاکید کے ساتھ ان کو اس کا حکم نہ دیتے تھے (تاکہ یہ چیز فرض نہ ہو جائے) چنانچہ فرماتے تھے، کہ جو کوئی ایمان کی رو سے اور بہ نیت حصول ثواب رمضان کا قیام کرے اس کے (تمام) اگلے گناہ معاف ہو جائیں گے (مسلم)

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ"، رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے، اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ کمی نہ کی جائے گی، امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے، اور فرمایا ہے، کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا یَجِدُ الشَّھِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَۃِ" رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شہید ہونے والا شخص قتل کی تکلیف محسوس نہیں کرتا مگر جیسے تم میں سے کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو ذکر کیا اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

* * *

وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ: "اَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ"، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ، وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے مقابلہ پر تھے اور سورج غروب ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی دوران میں کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! دشمن سے ملاقات (مقابلہ) کرنے کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ رب العزت سے عافیت کی دعا مانگو، لیکن اگر (دشمن سے) مقابلہ ہو جائے تو جمے رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے اللہ کتاب کو نازل کرنے والے اور بادلوں کو چلانے والے اور جماعتوں کو شکست دینے والے ان کو شکست عطا فرما اور ہم کو ان پر غالب کر (بخاری ومسلم)

* * *

وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے واسطے خیر مضمر ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۲ | ۳ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ بمطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۶۶ء | شمارہ ۳۱


# بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

سردار محمد اشرف پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم واوقاف نے مغربی پاکستان اسمبلی میں وقفۂ سوالات کے دوران چودھری عبید محمد کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان بعض غیر ملکوں میں اسلام کی نشرو اشاعت اور تبلیغ کے لئے تبلیغی مراکز قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے اور اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پہلا قدم یہ اٹھایا گیا ہے کہ جامع اسلامیہ بہاول پور میں پچیس ہزار روپے سالانہ کے خرچ سے تبلیغی کلاسیں کھول دی گئی ہیں تاکہ مبلّغ تیار کئے جائیں۔

اگرچہ تبلیغی مقاصد کے لئے مخصوص کردہ مذکورہ رقم نہایت ہی قلیل ہے تاہم مسلمانوں کو اس خبر سے خوشی ہو گی کہ حکومت نے کچھ نہ کچھ اقدام تو تبلیغِ اسلام کے لئے بہرحال کیا ہے۔ ہر کلمہ گو انسان جانتا ہے کہ اسلام کی تبلیغ ایک مقدس فریضہ ہے اور ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ دینِ حق کی دعوت و اشاعت میں مقدور بھر حصّہ لے۔ مزید براں مسلمان حکومت پر تو یہ فریضہ بدرجۂ اتم عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے تمام ذرائع اسلام کی نشرواشاعت پر صرف کرے مگر ہماری بدقسمتی ہے کہ پاکستان میں اس وقت تک آنے والی حکومتوں نے اس فریضے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور نہ ہی دنیا کے موجودہ نقشے پر نظر آنے والے دیگر اسلامی ملکوں نے اس اہم اور مقدس فریضے کو انجام دینے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اس کے برعکس بعض غیر اقوام نے اپنے مذاہب کی تبلیغ کے مراکز تمام دنیا میں پھیلا رکھے ہیں۔ عیسائیوں ہی کو لے لیجئے ان کے تبلیغی مشن دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور وہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے شب و روز سرگرداں نظر آتے ہیں۔ تمام عیسائی حکومتیں ان کی پشت پناہی کرتی ہیں اور لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے پانی کی طرح پیسہ بہاتی ہیں۔ حالانکہ تبلیغ و اشاعت مسلمانوں کا نہایت اہم، بنیادی اور قیمتی ورثہ ہے اور امت مسلمہ مبعوث ہی اس لئے ہوئی ہے کہ دعوت و ارشاد کی مسند سنبھالے اور راہِ ہدایت سے بھٹکی ہوئی دنیا کو صراطِ مستقیم اور اسلام کی شاہراہِ ہدایت پر ڈال دے۔ لیکن سخت افسوس کا مقام ہے کہ ان کے اس فرض منصبی کو دوسری قوموں نے اپنا لیا اور وہ ترقی کے بامِ عروج پر پہنچ گئی ہیں اور یہ اپنی کوتاہیوں اور غفلت شعاریوں کے باعث منہ دیکھتے رہ گئے ہیں۔

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے۔

کاش ہم اب ہی سوچیں اور اپنے کھوئے ہوئے منصب کو حاصل کرنے کی کوشش کریں! دنیا اسلام کی راہ تک رہی ہے اور اس چشمۂ آبِ حیات سے پیاس بجھانے کے لئے سخت بے تاب ہے خاص طور پہ افریقہ کے اکثر علاقوں میں تو اسلام کی اشاعت اور ترقی کے امکانات بہت ہی زیادہ ہیں مگر افسوس کہ اول تو مبلغینِ اسلام ہی نہیں ملتے اور جو موجود ہیں ان کے وسائل و ذرائع محدود ہیں اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان حکومتیں اور اربابِ ثروت اس طرف پوری طرح توجہ دیں اور اس کمی کو جلد از جلد پورا کریں۔

ہمیں مسرّت ہے کہ پاکستان نے اس طرف توجہ کی ہے اور غیر ملکوں میں تبلیغ اسلام کا تہیّہ کیا ہے مگر اس موقع پر یہ سوال پوچھنا بھی نامناسب نہ ہو گا کہ حکومتِ پاکستان خود اپنے ملک میں اس اہم دینی فریضے کی تکمیل پر کیا توجہ دے رہی ہے؟ ایک طرف خاندانی منصوبہ بندی جیسے غیر اسلامی فعل پر تو کروڑوں روپے خرچ کئے جا رہے ہیں اور اسلام کو جس کی وجہ سے یہ ملک معرضِ وجود میں آیا، جس نام نے اس کی حفاظت کی اور جس کے بقاء و استحکام پر اس کا بقاء و استحکام ہے گلدستۂ طاقِ نسیاں بنایا جا رہا ہے نئی نسل تیزی سے دینی شعائر اللہ اور دینی روح سے بیگانہ ہوتی جا رہی ہے، بے حیائی اور عریانی کا سیلاب امڈا چلا آتا ہے، فواحش و منکرات کا جال بچھا ہوا ہے، ارتداد کا طوفان برپا ہے اور طرح طرح سے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ کیا ان حالات میں ملک کے اندر اور خود اربابِ اختیار کو تبلیغ کی ضرورت نہیں؟

ہماری رائے میں حکومت کے ساتھ ساتھ علماء کرام، دینی جماعتوں اور دینی ادارے بھی اس سلسلے میں مسئول ہیں اور انہیں ضرور ان خطوط پر سوچ کر کوئی حل تجویز کرنا چاہیئے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ علماء کرام اور دین دار حلقے سر جوڑ کر بیٹھیں اور دینی و روحانی قدروں کو مزید پامالی سے بچانے اور اسلام کے پیغام کو چاردانگ عالم میں پھیلانے کے لئے وسیع پیمانے پہ کوئی مؤثر عملی اقدام کریں۔ ورنہ عام مسلمانوں کی عملی حالت اس وقت یہ ہو چکی ہے کہ وہ صرف اس لئے مسلمان ہیں کہ مسلمان ماں باپ کے گھر پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں اسلام سے کوئی سروکار نہیں۔ لہذا وقت کا

(باقی ۔۔۔ ۶ ۔۔۔)

مجلس ذکر

۲۴ شعبان المکرم ۱۳۸۶ھ مطابق ۸ دسمبر ۱۹۶۶ء

# رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ ذکر اللہ کریں



مرتبہ: محمد یعقوب القاسمی

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے بے حد احسانات ہیں جن کے لئے میں شروع میں اشارہ کیا کرتا ہوں۔ مجلسِ ذکر میں آنا بہت بڑی سعادت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھو۔ اسی طرح آپ اس رمضان کو آخری رمضان سمجھیں نیکی۔ عبادت وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ زندگی کا معلوم نہیں کیا ہو گا۔ کیا معلوم آئندہ یہ رمضان نصیب نہ ہو یا اسی میں موت آ جائے۔ موت و حیات کا نظام اپنے ذمہ رکھا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ بہر حال رمضان مقدس مہینہ ہے اس کا اچھی طرح سے استقبال کریں۔ رمضان کو عبادت۔ توبۃ اللہ۔ استغفار ذکر و فکر میں گزاریں رمضان میں شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند اور جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ نفلی نمازوں کا فرض کا ثواب ملتا ہے۔ اور فرض کا ۷۰ گنا اجر ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ الصوم لی و انا اجزی بہٖ۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کے لئے جزا ہوں۔

ہر چیز کے ضابطے ہیں۔ ہر ثواب و عذاب کے ضابطے ہیں۔ ہر نیکی کا اندازہ مقرر ہے لیکن روزے کے لئے کوئی ضابطہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا بدلہ میں دوں گا اسی طرح ہر چیز کی ایک روح ہے دوسرا جسم ہے انسان کا بھی انسان کا بھی جسم اور روح ہے انسان جسم کے لئے سارا سال کھاتے ہیں۔ لیکن روح کی غذا نماز۔ ذکر اللہ اور عبادت ہے،

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ط

اب رمضان کا مہینہ آیا چاہتا ہے۔ اُس میں کیونکہ۔ اس وقت افطاری کی اور دیگر تیاری کی جاتی ہے۔ تراویح ہوتی ہیں اس لئے اس میں مجلسِ ذکر موقوف رہے گی۔

اب ہمیں چاہیئے کہ اس مبارک مہینے میں زیادہ سے زیادہ ذکر اللہ کریں اور روزے کے جو فرائض ہیں ان کو بھی ادا کریں۔ جسم کے ساتھ روح بھی باقی رکھیں روزے کا جسم یہ ہے کہ صبح سے شام تک کھانا پینا ترک کر دیا جائے۔ لیکن روح یہ ہے کہ آنکھ کان۔ ہاتھ پاؤں غرضیکہ سب کا روزہ ہو۔ قیامت کے دن ان سے باز پُرس ہو گی اس لئے گالی گلوچ۔ بدگوئی۔ غیبت۔ برائی حسد کبر۔ ریا سے بچیں۔ جھگڑا فساد نہ کریں۔ اگر کوئی جھگڑے تو صرف انی صائم کہہ دیں خود بھی بُرائی اور ان چیزوں سے، بچیں دوسروں کو بھی بچائیں۔ کوئی کرتا ہو تو منع کریں۔ جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی بُرائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے اگر طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اگر یہ طاقت بھی نہیں تو پھر دل ہی سے بُرا جانے۔ اس لئے برائی کو دیکھو تو روکو رمضان برکتوں اور رحمتوں اور مغفرتوں کا مہینہ ہے اس کی آمد کو نجات کا ذریعہ سمجھیں۔ خدا کرے کہ آپ کے لئے ہر روز روزِ عید ہو اور ہر شب شبِ برأت ہو ہر لمحہ ذکرِ الٰہی میں صرف کریں یہ استغفار اور توبہ کا زمانہ ہے۔ اپنے ربّ کو راضی کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ الشعبان شہری اس لئے وہ اس میں بھی نفلی روزے کثرت سے رکھتے تھے اب رمضان ہے اس لئے اس کی قدر کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق روزہ رکھیں۔ تا کہ روح ،روزہ باقی رہے

اب اذان ہونے والی ہے نماز کا وقت بھی قریب ہے اذان کے وقت مؤذّن کے الفاظ لوٹایا کرو۔ یہ سنّت ہے۔ اس سنّت کو زندہ کرو۔ دوسروں کو بھی بتایا کرو۔ حضرتؒ بلند الفاظ سے پڑھا کرتے تھے تا کہ دوسروں کو بھی رغبت ہو۔ توجہ ہو اگر یہ مقصد ہو گا تو اَجر ملے گا یاں ریا نہ آنے پائے۔ ریا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شرک اصغر فرمایا ہے۔ یہ بہت بُرا مرض ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی کسی کو روزہ رکھوائے یا کھلوا دے تو اُسے بھی اُتنا ہی اَجر ملے گا۔ صحابہؓ کے دریافت کرنے پر فرمایا اگرچہ ایک کھجور سے ہو یا ایک گھونٹ پانی سے ہو۔

اس مہینہ میں ہر چیز کا اَجر بڑھ چڑھ کر ہے آپ صدقہ۔ خیرات عبادت کرنے سے بے اندازہ اَجر پائیں گے روزے کا کوئی دوسرا اَجر نہیں۔ حد نہیں۔ بے حساب ثواب ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ نجات عمل پر ہے یا خدا کے فضل پر۔ آپ نے فرمایا کہ نجات خدا کے فضل پر ہو گی صحابہؓ نے دریافت کیا آپ

(باقی صـ۶ پر)



۲۵ ر شعبان المکرم ۱۳۸۶ھ مطابق ۹ ر دسمبر ۱۹۶۶ء

# رمضان المبارک کی پُر انوار و پاکیزہ ساعتوں سے فائدہ اٹھائیے

حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی: امابعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہر رمضان الذی انزل فیہ القران۔

ترجمہ:- رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا

بزرگان محترم! گذشتہ خطبہ جمعہ میں یہ بیان ہو چکا ہے کہ رمضان المبارک کا احترام ہر مسلمان پر لازم ہے کیونکہ یہ شعائر اللہ میں سے ہے اس مرتبہ رمضان المبارک کے کچھ فضائل بیان کرنا مقصود ہے تاکہ مسلمانوں کے دل میں چند دنوں تک آنے والے اس ماہِ مبارک کی مہمانی اور اعزاز و اکرام کا شوق اور ولولہ پیدا ہو۔

ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے زمان و مکان کے مختلف حصّوں کو اپنے لطف و کرم سے خاص شرف اور فضیلتیں عطا فرمائی ہیں اور ان کو اپنے انوارِ خاص کا مرکز بنایا ہے۔ مثلاً زمین کے وہ حصّے جہاں مسجدیں ہیں۔ دوسرے حصّہ ہائے زمین سے زیادہ محترم اور انوارِ الٰہی کا مرکز ہیں۔ پھر مسجدوں میں بھی مسجد اقصٰی، مسجد نبویؐ اور مسجد حرام کو جو فضیلت حاصل ہے وہ دوسرے مقامات کو نصیب نہیں۔ اسی طرح شہروں میں مکّہ معظمہ اور مدینہ منوّرہ کو جو عظمت ملی ہے وہ دوسرے شہروں کے حصّے میں نہیں آئی اور جو علوِّ شان اور عظمت و رفعت اس خوش نصیب نورانی حصّہ زمین کو نصیب ہوئی ہے جس میں سرورِ کونین فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں وہ کسی اور مقام کو ہرگز ہرگز حاصل نہیں حتّٰی کہ عرش اور کعبے کا رتبہ بھی اس سے فروتر ہے۔ اسی طرح دنوں میں اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو خاص فضیلت عطا فرمائی ہے یوم عاشورہ، یوم عرفہ اور عشرۂ ذی الحجہ کو عزت بخشی ہے نیز رات کے آخری حصّے کی فضیلت بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے زمان و مکان کے بعض حصّوں کو اپنی عنایات خصوصی سے نوازا اور اپنے انوارِ خاص کا مرکز و محور بنایا ہے پس عقلمند بندوں کا فرض ہے کہ عنایاتِ حق اور توجہاتِ الٰہی کے مقامات و مواقع اور اوقات جب میسّر آ جائیں تو ان کی پوری قدر کریں اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے مکمل طور پہ نفع اٹھائیں۔

محترم حضرات! جس طرح حق تعالیٰ سبحانہٗ نے زمان و مکان کے بعض حصّوں کو جن کا ذکر مثال کے طور پہ ہو چکا ہے عزّت اور قدر و منزلت عطا فرمائی ہے اسی طرح تمام سال کے اندر رمضان المبارک کے مہینے کو بھی بزرگی اور برتری عطا فرمائی ہے اور اس کی برکت و نورانیّت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ چنانچہ حکیم کائنات سرورِ دو عالم جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے مطابق رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی جنّت کے دروازے کھل جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں شیاطین مقیّد کر دیئے جاتے ہیں اور پکارنے والا پکارتا ہے۔

یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَ یَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔

ترجمہ:- اے نیکی کے طالب اور متلاشی آگے بڑھ اور اے بدی اور معصیت کے شائق بدی سے رک جا۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ کی خاطر کتنے ہی دوزخ سے آزاد ہونے والے ہوتے ہیں اور ہر رات ایسا ہوتا رہتا ہے۔

## رمضان کی برکات

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

جس نے اس مہینے میں ایک نیکی کی گویا اس نے دوسرے زمانے میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس زمانہ میں ایک فرض ادا کیا گویا اس نے اور زمانہ میں ستر فرض ادا کیئے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے یہ مہینہ غمخواری کا ہے۔ اس ماہ میں مومنوں کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔ اس مہینہ کا پہلا عشرہ رحمت ہے۔ دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی ہے۔

## پانچ چیزیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت کو پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو پہلے کسی امت کو عطا نہیں ہوئیں۔ پہلی یہ کہ جس وقت رمضان شریف کی پہلی رات ہوتی ہے خدا تعالےٰ روزہ داروں کی طرف رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جس شخص کو اللہ تعالےٰ نظرِ رحمت سے دیکھ لیں پھر اس کے بعد اس کو کبھی عذاب نہیں دیں گے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ روزہ داروں کے لئے ان کے گناہوں کی بخشش کی دعا کرتے رہیں۔ تیسری یہ کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ معطّر ہے۔ چوتھی یہ کہ اللہ تعالیٰ جنّت کو حکم دیتے ہیں کہ تو آراستہ ہو جا۔ پھر فرماتے ہیں کہ خوشخبری ہو روزہ رکھنے والے مومنوں کو کہ وہ دوست ہیں پانچویں یہ کہ اللہ تعالےٰ ان تمام کو بخشش دیتے ہیں۔

## بہشت کا سجایا جانا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت سال کی ابتداء سے اگلے سال تک رمضان المبارک کی خاطر سجایا جاتا ہے۔

## شہرِ مبارک

سنن نسائیؔ میں بروایت حضرت ابوہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اتاکم رمضان شھر مبارک" تمہارے پاس ماہِ رمضان آیا ہے کہ جو برکت والا مہینہ ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں بروائیت حضرت سلمان فارسیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے قریب ایک عظمت والا مہینہ اور برکت والا مہینہ آن پہنچا ہے غرض اس ماہ میں برکتیں ہی برکتیں ہیں اور ہم اگر انہیں شمار بھی کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے۔ برکت والی کتاب اسی ماہِ مبارک میں نازل ہوئی۔ کتابٌ انزلنا الیک مبارک (اے رسول) ہم نے آپ کی طرف ایک برکت والی کتاب نازل کی ہے نیز لیلۃ المبارکہ (برکت والی رات) اور لیلۃ القدر (عزّت والی رات) بھی اسی ماہ مبارک میں ہیں۔

## الحاصل

رمضان کے تمام اوقات دن ہوں یا راتیں سب برکتوں سے معمور اور انوارِ الٰہی سے بھرپور ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکتوں سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

---

## بقیہ:- اداریہ

اہم تقاضا یہ ہے کہ مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلمان بنایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ اسلام کی نشرواشاعت اور تبلیغ کے دیگر مؤثر ذرائع سوچے جائیں۔

بہرحال حکومت کا بیرونی ممالک میں تبلیغ کا عزم اور تہیّہ مستحسن اقدام ہے اور ہم اس موقع پر مذکورہ اقدام کو قابلِ تبریک سمجھتے ہوئے کار پردازانِ مملکت سے پُرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے ملکی اور ذاتی ڈھانچے اور نقشے کو بھی اسلامی رنگ و روغن سے آراستہ و پیراستہ کریں۔

(وما علینا الا البلاغ)

---

## گورنر مغربی پاکستان سے اپیل

مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۶ء کو نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد شیرانوالہ میں مندرجہ ذیل قرارداد بہ اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

۱۔ حاضرینِ مسجد کا یہ اجتماعِ عظیم عزت مآب جنرل محمد موسےٰ گورنر مغربی پاکستان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے خصوصی اختیارات استعمال فرماتے ہوئے شیرانوالہ دروازہ لاہور سے پرانی کوتوالی کو جانے والی قدیمی شارع عام کو جو پاکستان کلاتھ مارکیٹ کی عمارت میں شامل کر کے معدوم کر دی گئی ہے بحال فرمائیں اور ان افسران و حکام کے خلاف تحقیقات کے احکام صادر فرمائیں جنہوں نے کسی سکینڈل کے تحت خلافِ قانون اقدام کر کے ان علاقے کے لاکھوں باشندوں کے لئے مشکلات پیدا کی ہیں اور باوجود سینکڑوں بار شکایات سننے کے اس کی بحالی کا اقدام نہیں کیا۔

۲۔ حاضرینِ مسجد کا یہ اجتماع عظیم صوبائی وزیر بلدیات میاں محمد یٰسین وٹو سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خود اس علاقہ کا دورہ فرمائیں اور بچشم خود صدارت حال کا معائنہ کر کے عوام کی پریشانیوں اور تکالیف کا مداوا فرمائیں۔



---

## بقیہ:- مجلس ذکر

کی بھی نجات خدا کے فضل پر ہو گی فرمایا ہاں میری بھی نجات فضل پر ہو گی باقی عمل بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ عمل ہی ترک کیا جائے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے پہلے بھی خوب روزے رکھتے تھے لیکن آج اس طرف کسی کا فکر نہیں نفلی نمازیں تو پڑھی جاتی ہیں لیکن نفلی روزے نہیں رکھے جاتے اسے ضروری خیال ہی نہیں کیا جاتا حالانکہ صوفیائے کرام۔ اکابرین مجتہدین جو تھے وہ سارا سال نفلی روزے رکھتے۔ تاریخ اُٹھا کر دیکھیں بزرگ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پایا وہ قیام اللیل اور صائم الدھر رہنے سے پایا کمال کسب سے حاصل ہوتا ہے۔ محنت و مشقّت کریں اور کسب سے ہرگز نہ شرمائیں ؎

کسبِ کمال کن کہ عزیزِ جہاں شوی

حضرتؒ جب حج و عمرہ کے لئے جاتے تو وہاں روزے پہ روزہ رکھتے تھے کہ جب یہاں بیت اللہ شریف میں ایک نماز کے لئے لاکھ کا اجر ملتا ہے تو اسی طرح ہر نیکی کا اجر ہے۔ وہ احکام الحاکمین ہے اُس کے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے والدہ صاحبہؒ جب بھی حج و عمرہ کے لئے جاتیں تو وہاں ہی یہ وعدہ کر کے آئیں کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ حج کے لئے دوبارہ آؤں گی اور وہیں اس مقصد کے لئے والضحیٰ کا عمل شروع کرتیں میں عرض کرتا کہ ہوائی جہاز کی شرط کیوں لگاتی ہیں۔ بحری جہاز میں جانا پڑا تو لیکن وہ فرماتیں کہ خدا کے خزانے میں کیا کمی ہے اس سے بڑھ چڑھ کر دیتا ہے۔ خدا کی شان ہر بار ہوائی جہاز میں گئے مانگتے وقت تمنا بڑھ چڑھ کر کرو۔

---

## دعائے مغفرت

محترم حاجی بشیر احمد صاحب کی پھوپھی صاحبہ مورخہ ۲ دسمبر کو ۱۰ بجے شب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے آمین۔ قارئین سے مرحومہ کے حق میں دعائے مغفرت کی پُرزور درخواست ہے

## کتابچہ مفت

" قانونِ فطرت اور خاندانی منصوبہ بندی مفت طلب کریں

شعبۂ تبلیغ مجلس نشر السنّۃ مخدوم رشید ملتان)

# مفید معلومات

## برائے

## زائرین حرمین الشریفین

ازالحاج محمد عثمان غنی، بی اے واہ کینٹ

مدینہ شریف میں ہر چیز ملے گی اللہ کا وعدہ ہے۔ وہاں مغرب کی نماز کے بعد حکومت کے مقرر کردہ علماءِ کرام وعظ بھی کرتے ہیں جو اُردو میں بولتے ہیں اسی طرح مکّہ شریف میں بھی ہے۔ ان کی مجلسوں میں بیٹھیں کئی مسائل حل ہوں گے۔ کعبہ شریف کے پاس حرم شریف میں جوتے رکھنے کے لئے بوڑھی باپردہ عربی عورتیں ہوتی ہیں ان کے پاس جوتے جمع کرادیں مدینہ شریف میں جوتے دروازوں کے پاس بنی ہوئی جگہ پر رکھیں ورنہ ساتھ تھیلے لے جائیں اس میں رکھیں مقدس جگہوں پر گندگی نہ پھیلائیں۔ مدینہ منوّرہ میں زیادہ وقت حرم نبوی میں گزاریں یہاں پر پاکستانی ہوٹل ہیں اور کھانے اچھے مل جاتے ہیں معلم کی فیس صرف دس روپے ہے بس کا کرایہ آپ پہلے ہی ادا کر چکے ہیں۔ مسجد نبوی کے پاس ہی باہر کی طرف جنت البقیع ہے جہاں اُمّہات المومنین اور صحابہ کرام کے مزارات ہیں وہاں بھی حاضر ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا روضۂ بھی وہاں ہی ہے سب سے پہلے وہاں حاضر ہوں یہ جنّت البقیع کے آخر میں ہے۔ حضرت امام مالکؒ کی قبر بھی وہاں ہے جب ہم پچھلے ۱۹۶۵ء میں گئے تھے تو نماز عصر کے بعد حضرت مولانا بدرِ عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ درس دیا کرتے تھے اور ہر ہر آیت یا حدیث کی تشریح فرماتے وقت روتے تھے وہ معذور تھے فالج کی وجہ سے چل پھر نہ سکتے تھے اس لئے گھر ہی میں رہتے تھے اور ہم لوگ پاکستان اور ہندوستان والے حاجی ان کے گھر چلے جاتے وہ اپنی نحیف و نزار آواز میں درس دیا کرتے اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعے ہم سُن لیتے بعض بعض اوقات فرماتے تھے کہ میں اگرچہ بیمار ہوں مگر خدا کے فضل سے جب تک زندہ ہوں —— آپ لوگوں کے آجانے کی وجہ سے درس بند نہ کروں گا ایک مرتبہ مدینے کی موت کا تذکرہ فرماتے ہوئے فرمانے لگے کہ لوگ یہاں آکر ڈرتے ہیں کہ مر نہ جائیں موت وہ قسمت والی موت ہے جو مدینے میں آئے۔ فرمایا کئی لوگ مدینے میں مرنے کے لئے سال ہا سال سے آکر یہاں بس گئے ہیں پتہ نہیں موت یہاں ہو یا نہ ہو ایک شخص کا قصّہ سنایا کہ وہ بیمار ہو گیا تو اس کے دوستوں نے کہا کہ چلو ہندوستان چل کر علاج کرائیں وہ جا رہا تھا اور مدینہ منورہ چھوڑا تو ہندوستان کی بندرگاہ پر پہنچ کر موت آگئی۔ مدینے کی موت سے محروم رہا۔ یہ باتیں فرمانے کے بعد امام مالک کا ذکر فرمایا اور ان کی قبر کا حوالہ دے کر دیر تک روتے رہے۔ آج اللہ نے ان کو بھی مدینے کی موت عطا فرمادی خدائے لم یزل ان کی تربت کو نور سے بھر دے مدینہ شریف سے باہر بڑی زیارتیں ہیں مگر جانے سے پہلے نماز تک واپس آجانے کا پروگرام بنا لیں گاڑیاں مل جاتی ہیں اور حرم شریف کے باہر مکّے کی طرح ڈرائیور آوازیں دے رہے ہوتے ہیں۔

# قاضی احسان احمدؒ

## چراغ اور اک بجھ گیا دوستو!

حضرت قاضی احسان احمد صاحبؒ کی وفات کا علم مجھے بروقت نہ ہوسکا طبیعت کچھ ناساز تھی اس لئے گھر سے باہر نہ نکلا ظہر کے قریب اخبار "مشرق" دیکھا تو رات ایک خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر سامنے آگئی۔ اب شجاع آباد پہنچنا ممکن نہ رہا تھا۔ لہٰذا نمازِ جنازہ کی شرکت اور آخری زیارت سے محروم رہا۔ قاضی صاحبؒ کی موت نے پہلے زخم بھی تازہ کردیئے بہرحال مرحوم و مغفور کے اہل و عیال دیگر برادرم قاضی عبداللطیف صاحب اور حافظ نورالحق صاحب کا غم تنہا ان کا غم نہیں اس میں نہ صرف میں ہی بلکہ پوری جماعت برابر کی شریک ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین میرے یہ اشعار میرے جذبات کے آئینہ دار ہیں: فقط (مخلص سیّد امین گیلانی)

سوئے منزل احسان رخصت ہوا
یہاں ختم جب آب و دانہ ہوا
اندھیرا نہ ہو، کیوں سوا دوستو!
قضائے الٰہی بہانہ بنی
ہوا قلب زخمی پھر اک تیر سے
یہ سچ ہے غمِ دل سوا ہو گیا
خطابت کا البیلا پن لٹ گیا
کہاں اب کوئی ویسا شعلہ بیاں
کہاں ایسے ملتے ہیں انسان روز
جماعت کی آنکھوں کا تارا گیا
بیاں کس سے غم کی حکایت کریں
بجھی شمع تنویر گم ہو گئی!

سرائے سے مہمان رخصت ہوا
مسافر عدم کو روانہ ہوا
چراغ اور اک بجھ گیا دوستو!
حقیقت اچانک فسانہ بنی
پھر اک مات کھالی ہے تقدیر سے
کہ قاضی بھی ہم سے جدا ہو گیا
فصاحت کا رنگیں چمن لٹ گیا
وہ مضادین کا اک نڈر ترجماں
کہاں ہاتھ آتے ہیں احسان روز
محمد علیؒ کا سہارا گیا
مقدّر کی کس سے شکایت کریں
بخاری کی تصویر گم ہو گئی!

م۔ [illegible]

"کل زیارۃ" آنا جانا ایک ریال آنا جانا ایک ریال" آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ آپ کو حضرت عثمان کا کنواں حضرت حمزہؓ کا مزار، مسجد قبلتین مسجد خمسہ سب مقامات پر لے جائیں گے اگر معلم کا آدمی ہوگا تو وہ سب جگہ کے حالات بتاتا جائے گا اور دعائیں بھی پڑھاتے ہوئے چلا جائے گا۔ مسجد قبا میں دو نفل پڑھنا عمرے کا ثواب ہے مسجد قبلتین میں دونو قبلے بنے ہوئے ہیں کعبہ کو قبلہ بنانے سے پہلے مسلمانوں کو بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم تھا وہ قبلہ بھی وہاں ہے اس کا محراب چن دیا گیا ہے اور آج کل کعبہ کی طرف والے قبلہ ہی کی طرف نماز ہوتی ہے مگر آپ دیکھ لیں کہ وہ جگہ محفوظ ہے ہر جگہ دو دو نفل پڑھیں۔ مدینہ شریف کے اندر مسجدِ بلال مسجدِ عمر مسجدِ ابوبکر صدیق مسجدِ علی۔ مسجد غمامہ ہیں۔ ان کی بھی زیارت کریں ہر جگہ نماز نفل ادا کریں بستانِ فارسی میں بھی جا سکیں تو جائیں وہاں ڈرائیور نہیں لے کر جاتے آپ کو اپنا بندوبست کرنا ہو گا وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لگائے ہوئے دو درخت کھجور کے موجود ہیں جو حضور کا معجزہ ہے کہ وہ اسی سال میں پھل لے آئے تھے مدینہ شریف کے بازاروں کا تحفہ قسم قسم کی کھجوریں ہیں یہ خوب خریدیں اور گھر لائیں۔ اگر آپ کو خدانخواستہ بیماری کا سامنا ہو جائے تو وہاں ہر ملک کے شفاخانے ملیں گے آپ جہاں بھی جائیں گے مفت علاج ہو گا۔ ہمارے سفارت خانے کا دفتر مکہ میں بھی ہو گا اور مدینہ میں بھی۔ آپ کو وہاں فرشِ زمین پر ہی سونا ہو گا اس لئے نہ اکتوں کو چھوڑ کر جائیے گا۔ دونو جگہ آپ کو چائے وغیرہ کے لئے تازہ دودھ نہ ملے گا بلکہ ڈبے کا دودھ یا پاؤڈر دودھ ملے گا۔ اپنی پسند کا سالن بنانے کے لئے آپ خام اشیاء ساتھ لے جائیں تو بہتر رہے گا۔ مدینے کا قیام بہت ہی مختصر ہوتا ہے اس لئے خوب جی بھر کر سبز گنبد کی زیارت کرتے رہیں اور آنکھیں روشن کرتے رہیں سلام و درود کی بھی خوب کثرت کریں اور اگر میری یہ گذارش یاد رہ سکے تو میرا بھی سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں با ادب پیش کر دیں۔ حضرت شیخین جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھی ہدیۂ سلام عرض کر دیں۔ آپ کو جب مدینہ شریف سے روانگی کا حکم ملے تو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین کی خدمت میں الوداعی سلام عرض کرکے رخصت کی اجازت مانگیں۔ اور رو رو کر عرض کریں کہ یہاں بار بار آنا نصیب ہو۔

دل شکستہ ہو کر مدینہ چھوڑیں اور جدہ پہنچ کر اپنا سامان درست کرکے دو ایک روز آپ پھر حاجی کیمپ یعنی ان کی زبان میں مدینۃ الحجاج میں ٹھہرنا ہو گا وہاں سمندر پاس ہے اس لئے بعض اوقات پانی کی بدبو آئے گی تو صبر کریں پاسپورٹ اور واپسی ٹکٹ آپ کا معلم حاصل کرکے سفارت خانہ پاکستان سے لاکر دے گا سامان لے کر جہاز پر چڑھ جائیں اور کامیاب و بامراد اپنے وطن آ جائیں کراچی آکر آپ کا سامان کسٹم والے بڑی اچھی طرح دیکھیں گے اس لئے کوئی ناجائز کام نہ کریں ضرورت کے علاوہ خواہ مخواہ سامان نہ لائیں۔ حکومت کے قانون کا احترام کریں اور اس کے مطابق جو چیز اجازت ہو وہ لائیں وہ ساری فہرست آپ کو حکومت کے جاری کردہ کتابچوں میں مل جائے گی۔ آپ کراچی سے جلد گھر آئیں اور اپنے شہر یا گاؤں کی مسجد میں نفل پڑھ کر اپنے گھر داخل ہوں لوگوں کے لئے کھلے دل سے دعا کریں ہر کسی کی دل جوئی کریں اللہ نے آپ کو یہ شرف بخشا اس پر اس کا شکر بجا لائیں عربی زبان کے بعض الفاظ درج کر رہا ہوں یہ یاد کر لیں تاکہ وہاں آسانی رہے۔



## بقیہ: مہاجر مکی

خواب میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آنحضرتؐ نے خواب میں نور محمد صاحبؒ کی ارادت کی طرف اشارہ کیا حضرت حاجیؒ صاحب، میانجیو صاحب کا مقام و پتہ معلوم کرنے کی خاطر بہت پریشان اور حیران ہوئے حسن اتفاق سے ایک شخص کے ذریعہ سے آستانہ نورمحمدی (لوہاری) حاضر ہوئے اور تمام وصلی اوصاف پائے کہ جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تھا چنانچہ نہایت ادب احترام سے ان کی خدمت میں سارا ماجرا بیان کیا اور ان کے دست مبارک میں اپنا ہاتھ دے کر مرید ہوگئے اسی طرح آپ نے خط غلامی پیشانی پر اسی طرح کھینچا اور حضرت مرشد کے ہر امر کی اتباع اپنے اوپر لازم کر لی جب میانجیوؒ صاحبؒ استعداد کامل اور طلب صادق آپ کے اندر موجود پائی اور آپ کی تعلیم ظاہری و باطنی پر مطلع ہوئے تو کلمات حق فرمائے اور اپنا نائب بنایا اور تلقین و ارشاد کی اجازت دی یعنی اپنا خلیفہ بنا لیا

(ترجمہ کتاب نور محمدی) ص ۹۳

# حضرت حاجی امداد اللہؒ مہاجر مکیؒ کے حالات

(مرتبہ:۔ صاحبزادہ منظور احمد شاہ کھرورڑی مبلغ تحفظ ختم نبوت لاہور پاکستان)

نام۔ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب ملقب مہاجر مکیؒ

وطن مالوف:۔ قصبہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔

پیدائش:۔ آپ کی پیدائش ۱۲۳۰ھ کے آخر میں یا ۱۲۳۱ھ کی ابتداء میں تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں ہوئی۔ حضرت حاجیؒ صاحب کا مذکورہ سن پیدائش اس لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے کہ آپ کی ولادت کے تقریباً پندرہ سولہ سال بعد ۱۲۴۶ھ میں بالاکوٹ کے مقام پر معرکۂ حق و باطل کے جبال، پیش آیا جس میں علم و حکمت کے بڑے بڑے اولیاء اللہ کو راہ حق میں شہادت نصیب ہوئی چنانچہ جو لوگ مسلمانوں کے دین و ایمان کے لئے محافظین کا درجہ رکھتے تھے ان کے اللہ کی راہ میں قربان ہو جانے کے بعد اہل اسلام کو بہت بڑا دھکا لگا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہے اس وقت سن بلوغت کو پہنچ گئے تھے اس لئے انہیں ظالم اور طاغوتی طاقتوں کے مظالم اور شہداء اسلام کی قربانیوں اور ان کی مظلومیت کی داستان کی تفصیلی معلومات مہیا ہوں گی چنانچہ اس سوز نہانی اور غم جاودانی نے آپ کو بچپن کے دور سے دشمنانِ اسلام اور شیطانی طاقتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار کر دیا

شرافت نسبی:۔ آپ خاندانی اعتبار سے فاروقی ہیں آپ کا خاندان تھانہ بھون میں مذہبی اور روحانی پیشوا چلا آ رہا تھا اور نانوتہ میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی اولاد روحانی فیض تقسیم کر رہی تھی اور تھانہ بھون میں فاروق اعظمؓ کی اولاد حضرت حاجیؒ صاحب کی ہمشیرہ کی شادی نانوتہ میں خاندان صدیقی میں ہوئی اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے آپ کے نسبی تعلقات تھے۔

تعلیم:۔ تھانہ بھون جو علم و حکمت کا مرکز چلا آ رہا تھا اور تمام علوم ظاہریہ اور باطنیہ کے ماہرین یہاں قیام پذیر تھے آپ نے کلام اللہ شریف ایک عالم با عمل اور روحانی پیشوا سے حفظ کیا اور اس کے بعد علوم مروجہ فارسی عربی کی طرف متوجہ ہوئے اس سلسلہ میں مثنوی شریف آپ نے حضرت مولانا مفتی الٰہی بخشؒ کے پوتا شاگرد منشی عبدالرزاق سے پڑھی حضرت حاجیؒ صاحب نے اگرچہ تمام علوم کی جملہ مروجہ کتب نہیں پڑھیں تاہم ضروریات دین کی اکثر کتابیں فارسی اور عربی کی پڑھیں اور قرآن و حدیث کے معانی تو صرف خوب سمجھتے تھے بلکہ علماء کرام کو قرآن و حدیث کے حقائق و معارف کا درس بھی دیتے تھے چنانچہ ان کی تقریر و تحریر کے جواہر پارے علم و حکمت کے بحرِ زخار معلوم ہوتے تھے مصنف کرامات امدادیہ نے ایک جگہ حضرت حاجیؒ صاحب کی علمی قابلیت کا تذکرہ کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت انھوں نے ایسا فرمایا ہے کہ میری مجال نہیں کہ اس کلام کو آپ کی خدمت میں عرض کروں حضرت حاجیؒ صاحب نے اس شخص سے باصرار وہ لفظ سُنا اور فرمایا کہ اسی وقت کاندھلہ واپس چلا جا اور میرا خط ماموں صاحب کی خدمت میں پیش کر کے عرض کر کہ جو حدیث مشکل ہو وہ آپ تشریف لا کر دریافت فرمائیں خدا کے حکم سے جواب دوں گا۔ جب وہ بزرگ تشریف لائے اور مشکل سے مشکل احادیث دریافت کیں حکم خدا سے جواب درست پایا الخ (کرامات امدادیہ صـ۲۱)

حضرت مولانا محمد قاسمؒ صاحب نانوتوی فرماتے ہیں حضرت حاجیؒ صاحب کا کوئی تقویٰ کی وجہ سے معتقد ہے اور کوئی کرامات کی وجہ سے میں حضرت کے علم کی وجہ سے معتقد ہوں (قصص الاکابر صـ۴۸)

حضرت مولانا اشرف علیؒ صاحب تھانوی فرماتے ہیں کہ مجھ سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت حاجیؒ صاحب کے پاس کیا ہے جو علماء کے پاس نہیں کہ وہاں جاتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارے پاس الفاظ ہیں اور وہاں معانی ہیں الخ (قصص الاکابر صـ۲۵)

تربیت۔ حضرت حاجیؒ صاحب کی طبیعت میں شروع ہی سے تصوف و سلوک سے لگاؤ تھا چنانچہ آپ نے حصن حصین حضرت مولانا قلندر علیؒ صاحب سے اوراد و وظائف کی شکل میں پڑھیں آپ طالب علمی کے دور میں بھی بہت زیادہ وقت ورد و وظائف میں گزارتے سب سے پہلے آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت شاہ نصیر الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی خود ارشاد فرماتے ہیں "ظاہر میں اول بیعت میری طریقہ نقشبندیہ میں حضرت نصیر الدینؒ صاحب دہلوی خلیفہ حضرت شاہ محمد آفاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور باطن میں بلا واسطہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند جگہ پر رونق افروز ہیں اور حضرت سیّد احمد شہید کا ہاتھ آپ کے دستِ مبارک میں ہے اور میں بھی اسی مکان میں بوجہ ادب دُور کھڑا ہوں حضرت سیدؒ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضورؐ کے ہاتھ میں دے دیا (کرامات امدادیہ صـ۳۹)

حضرت شاہ نصیر الدینؒ کی وفات کے بعد حضرت حاجیؒ صاحب حضرت مولانا میاں جیوؒ صاحب جھنجھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے چنانچہ مصنف کتاب نور محمدی لکھتے ہیں کہ حضرت میاں نور محمد صاحب قصبہ لوہاری میں بچوں کی تعلیم میں اسی طرح مشغول رہتے تھے کہ کسی انسان کو اُن کی حالت کی خبر نہ تھی۔ مگر حاجی امداد اللہ صاحب ان کی شہرت کا سبب بن گئے۔ ہوا یوں کہ حاجیؒ صاحب شاہ نصیر الدینؒ کی وفات کے بعد بیٹھے ہیں طلب مولا اور تصوف و سلوک کا جذبہ لے کر رہبر کامل کی تلاش میں سرگردان تھے اس دوران آپ کو ایک رات

باقی صـ۸ پر

# حضرت اُمّ المومنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضؓ



مضطر گجراتی

سلام اے خانہ آرائے رسولؐ دو جہاں تجھ پر
سلام اے جلوہ افروزِ حریمِ جاوداں تجھ پر

ابد تک مل گئی تجھ کو سیادت صنفِ نسواں کی
کہ جنّت میں بھی تُو ہوگی حرم محبوبِؐ یزداں کی

فلاح و خیر کی، رُشد و ہدایت کی امیں تُو ہے
دلیل اس کی یہی کافی ہے اُمّ المومنیں تُو ہے

کلام اللہ کی رُو سے ہے صدّیقہؓ لقب تیرا
فقط فرشی نہیں، عرشی بھی کرتے ہیں ادب تیرا

تری پاکیزگی پر نطقِ فطرت نے شہادت دی
تجھے عظمت عطا کی، عافیت بخشی فضیلت دی

اگر تیری سحر پرور ادا پر داغ آجاتا
خدا کا انتخابی فیصلہ مخدوش کہلاتا

لبِ الہام سے پایا "حُمیرا" کا لقب تُو نے
زبانِ حق سے انعامِ جلیلہ پائے سب تُو نے

خدائے لم یزل کا بارہا تجھ کو سلام آیا
مبارک ہیں وہ لب جن پر ادب سے تیرا نام آیا

ترا جوہر تھا حق گوئی، ترا شیوہ تھا حق بینی
تری فطرت حیا پرور تھی، عادت صبر آگینی

ادب آموزِ انساں تھا ہر اندازِ متیں تیرا
مُسلّم تھا صحابہؓ میں بھی فہم و فکرِ دیں تیرا

ترا ہر اجتہاد افضل، تری ہر بات تابندہ
تری سیرت تھی قدّوسی، تری توقیر پائندہ

تری فکرِ رسا شرعی مسائل میں مسلّم تھی
نہ استنباط میں کم تھی نہ استخراج میں کم تھی

شرف تیرے ڈوپٹے نے یہ جنگِ بدر میں پایا
اُسے پرچم بنا کے مخبرِ صادقؐ نے لہرایا

بناتِ ملّتِ بیضا نے سیکھا علمِ دیں تجھ سے
خدا راضی تھا اور راضی تھے ختم المرسلینؐ تجھ سے

ترا حجرہ امینِ خاص ہے ذاتِ رسالتؐ کا
بساطِ ارض پر ٹکڑا یہی ہے باغِ جنّت کا

اسی حجرے میں اکثر وحی اُتری فخرِ عالمؐ پر
ترا حجرہ نہیں، احسان ہے تاریخِ آدمؑ پر

اسی میں رحمۃ للعالمیںؐ رہتے تھے رہتے ہیں
یہی حجرہ ہے جس کو گنبدِ خضریٰ بھی کہتے ہیں

یہیں سے حشر کے دن سرورِ کونینؐ اٹھینگے
مگر تنہا نہیں اٹھیں گے، مع شیخینؓ اٹھیں گے

وہی شیخینؓ جن سے ارتقائے دینِ اکرم ہے
کہ اک صدیقِ اکبرؓ ہے تو اک فاروقِ اعظمؓ ہے

شفاعت کی اسی رحمت کدے سے ابتدا ہو گی
اسی پر اُمّتوں کی مغفرت کی انتہا ہو گی

تکلّف برطرف، ملّت کی سچّی محسنہ تُو ہے
ہمیشہ حق پہ جو قائم رہی وہ مؤمنہ تُو ہے

کسے معلوم تُو نے مبدأِ فطرت سے کیا پایا
نگاہِ پاک، قلبِ مطمئن، ذہنِ رسا پایا

تری عظمت کا اندازہ یہ دُنیا کر نہیں سکتی
کہ اور اک حقیقت عقل تنہا کر نہیں سکتی

چمن ہے دین کا قائم تو رنگ و بُو بھی باقی ہے
کتاب اللہ ہے جب تک جہاں میں تُو بھی باقی ہے

تری قبرِ منوّر پر سلام آثارِ قدرت کے
تری رُوحِ مقدّس پر درود انوارِ جنّت کے

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ

میں

# درس قرآن

منعقدہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۶ء

مرتبہ محمد عثمان غنی بی۔اے

اللہ کے نیک بندے اولیاء برحق اپنا مستعمل لباس نہیں دیا کرتے جس کو دے دیں وہ شرافت سمجھتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے اپنا مستعمل لباس نہیں دیتے۔ ہم گناہ گار تو ویسے ہی پھینک دیتے ہیں۔ اللہ کے بندوں کے ہاں ٹوپی جتنی پرانی ہو گئی وہ اتنی بابرکت بن گئی۔ اس ٹوپی نے کئی ہزار سجدے اللہ کے سامنے کئے۔ جتنا کرتہ پرانا ہو گیا وہ بڑا بابرکت بن گیا۔ جتنے جوتے پرانے ہو گئے وہ بڑے بابرکت بن گئے لیکن ہم اپنے اس دین کے گواہ کو جو قبر میں ہمارے کام آئے گا۔ اس کو ہم پھینک کر باہر چلے جاتے ہیں۔ میرا یہ مشورہ ہے۔ میری یہ درخواست ہے دفتوٰے نہیں ہے) مسجدوں میں ٹوپیوں کے رواج کو ختم کر دیں جو نماز پڑھنے آتا ہے گھر سے تیار ہو کر آئے۔ وہ خدا کے دربار میں آ رہا ہے یا فٹ بال گراؤنڈ میں آ رہا ہے مسجد میں آیا ٹوپی پہن لی، پھر پھینک کر چلا گیا۔

حدیثوں کو اٹھا کر دیکھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا نظام الصلوٰۃ ملاحظہ فرمائیے۔ امام الانبیاءؑ فرماتے ہیں۔ جو آدمی گھر سے وضو کر کے مسجد میں آئے گا نماز پڑھنے کے لئے اسے حج کا ثواب ملے گا۔ (ایک روایت میں عمرے کا ثواب آتا ہے) آپ میں سے بھی بعض دوستوں نے حج کیا ہو گا مدینہ منورہ تشریف لے گئے ہوں گے آپ نے دیکھا ہے وہاں حضورؐ کی مسجد مبارک میں کوئی کنواں ہے؟ مسجد کے اندر وضو کی جگہ ہے؟ نہیں۔ صحابہؓ کرام خود اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے وضو کر کے تشریف لایا کرتے تھے اور فرمایا حضورؐ نے گھر سے وضو کر کے آنے والے کو حج یا عمرے کا ثواب ملتا ہے اب ہم تغافل کے دور میں آ گئے، گھر کے وضو کو چھوڑ دیا۔ گھر میں جب وضو ہو گا۔ میرے دوست! تو سارے گھر کا ماحول دینی بن جائے گا۔

ایک حدیث میں فرمایا لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا۔ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اس کے دو ترجمے ہیں (۱) گھروں میں قبریں نہ بناؤ۔ قبرستان میں دفن کرو۔ مرنے کے بعد سب برابر ہو گئے وہاں کوئی فاتحہ پڑھے گا تو اس گناہ گار کو بھی بخش دیا جائے گا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی بخشا جائے گھروں میں مت دفن کرو۔ یہ صرف نبی علیہ السلام کی خصوصیت ہے کہ جہاں دنیا کا سفر ختم ہو وہاں ہی تربت بنے۔ (۲) اور ایک ترجمہ یہ بھی ہے کہ اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ یعنی جس طرح قبروں میں جا کے کوئی نماز نہیں پڑھتا۔ قبر مسجود بن جاتی ہے۔ گناہ ہے۔ تم اپنے گھروں میں نماز مت چھوڑو۔ فرض پڑھو مسجد میں۔ نوافل پڑھو گھروں میں تہجد گھروں میں پڑھو۔ اس لئے جتنے نوافل اور سنتیں ہیں۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ بہتر یہی ہے گھروں میں پڑھیں سوائے چاشت کی نماز کے جیسے کہتے ہیں صلوٰۃ الضحیٰ۔ اس کے متعلق ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے مشکوٰۃ کی ایک حدیث کے ضمن میں کہ یہ نماز بہتر ہے کہ مسجد میں ادا کرے باقی سارے نوافل کے متعلق یہ بہتر ہے کہ گھر میں ادا کرے۔ دیکھئے! اگر میں گھر میں نفل پڑھوں گا، میں وضو کروں گا، میرے لوٹے کے متعلق میری بیوی خیال رکھے گی، میرے بچے خیال رکھیں گے میرے مصلے کا خیال رکھیں گے (خواہ وہ نمازی نہ بھی ہوں تب بھی وہ سوچیں گے کہ اباجی نمازی ہیں اس لئے اس کا احساس کرنا چاہیئے اس کو محفوظ کرنا چاہیئے) میں نے گھر میں نماز پڑھ لی، بیوی نے گھر میں ریڈیو بجا لیا۔ اب بتائیے میری نماز کا کیا مقام ہے میرے گھر میں؟ تو پہلے زمانے میں امام الانبیاء کے زمانہ مقدس میں گھر سے وضو کر کے آتے تھے۔ پھر اس کو ہم نے سستی کے ساتھ چھوڑ دیا۔ مسجدوں میں غسل خانے بن گئے مسجدوں میں وضو کی جگہیں بن گئیں۔ اور جو ہم غسل خانوں کا حال کرتے ہیں وہ آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں۔ بے ادبی کے ہم نے اڈے بنا دیئے پیشاب وہاں کیا جاتا ہے۔ پاخانہ وہاں کیا جاتا ہے، خادم بیچارا دھوتا رہتا ہے ہم جی مسجد کی بڑی تعظیم کرتے ہیں۔ کیوں ہم نے وضو کر رکھا مسجد میں (میں فتوٰے نہیں دے رہا کہیں مولوی صاحب فتوٰے نہ سمجھ لیں میں بات کر رہا ہوں تقوے کی اور احتیاط کی) تو اس کے بعد اتنا تغافل ہو گیا کہ ہم نے ٹوپیاں رکھ لیں مسجد میں کل پھر کرتے رکھ دیں گے تاکہ جو نمازی کرتہ پہن کر نہ آئے یہاں سے کرتہ پہن لیا کرے ایک کرتہ رکھ دو وہ امام صاحب پہن لیا کریں اور پھر سارے پہن لیا کریں میرے بزرگو! عبادتوں کو پرنور بناؤ۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔ وہ نمازی نماز میں کامیاب ہو گئے جو خشوع کرنے والے ہیں۔ خَاشِعُوْنَ۔ جو خشوع کرنے والے ہیں۔

تو بات میں یہاں سے چلا رہا تھا کہ تجدّد کا زمانہ ہے۔ نئی نئی باتیں نکل رہی ہیں دین میں نئے نئے عقدے ہم نکال رہتے ہیں اس دین کو ہم نے چھوڑ دیا۔ جو دین تھا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، جو خیرالقرون کا دین تھا۔ اسی ضمن میں میں نے عرض کیا ہمارے پاکستان کے ایک "مجتہد" نے یہ لکھا کہ خنزیر کے بال جو ہیں ان کے متعلق قرآن ساکت ہے۔ خنزیر کے چمڑے کے متعلق قرآن ساکت ہے۔ خنزیر کا گوشت حرام کیا ہے۔ لَحْمُ الْخِنْزِیْرِ یہ آیت کہیں سے پکڑ لی اور باقی کے قرآن کو دیکھا ہی نہیں۔ حالانکہ میں نے ابھی عرض کیا ہے۔ کہ خنزیر کا گوشت اس لئے حرام ہے کہ خنزیر سارا حرام ہے اس لئے یہ نسبت علت اور معلول کی ہے کہ تم پر حرام کر دیا گیا خنزیر کا گوشت

اس لئے کہ خنزیر حرام ہے اب کیا کیا جائے؟ کیا کہا جائے؟ کچھ بات کی ناراضگی ہو جاتی ہے۔ کیا کریں ہم؟ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ تم پر خنزیر کا گوشت حرام ہے۔ اس لئے کہ جو چیزیں تم کھاتے ہو اس کا اثر ہوتا ہے تمہارے بدن میں۔ جو غذا کھاؤ گے بدن میں ٹھنڈک پیدا ہو گی۔ ترش غذا کھاؤ گے تو بدن میں صفراوی مزاج والوں کو نقصان پہنچے گا یہ سارے اثرات بدنی ہیں اسی طرح میرے بزرگو! روحانی اثرات ہیں حرام غذا کھاؤ گے رزق حرام کا ہو گا تو عبادت میں کبھی مزا نہ آئے گا اور اولاد پر بھی اثر پڑ جائے گا۔ امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ تمہاری اولاد تمہاری کسب کا نتیجہ ہے جیسا کماؤ گے ویسی ہی اولاد ملے گی۔ حلال کما کر کھلاؤ گے۔ اولاد نیک صالح ہو گی۔ حرام کماؤ گے اولاد بری نکلے گی۔ آج ہم روتے ہیں بیٹا نافرمان بیٹی نافرمان۔ ذرا سوچا جائے یہ کہاں سے پیدا ہوئی؟ ہم نے کیا کیا کھایا تھا؟ میں نے میری بیوی نے کیا کھایا کیا نتیجہ نکلا اس کے بعد دیکھیں کہ اولاد نیک ہے یا اولاد بری ہے؟ (اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے) حرام غذا کھا کر کیا ہم نفل پڑھ سکتے ہیں؟ تہجد کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

مجھے ایک دوست نے واقعہ بتایا انہوں نے کہا کہ ان کا ایک بہت بڑے اچھے اور نیک انسان کیساتھ ربط اور تعلق ہے اللہ کے نیک ولی ہیں۔ ان کی بابت انہوں نے کہا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک علاقے میں گیا اور یہ علاقہ ہے دیہاتی قسم کا سرگودھا کے گردو نواح میں وہاں مجھے رات آگئی اپنے معتقدین اور مریدین کے پاس۔ رات رہا تو جب سحری کا وقت ہوا تو میں نے دیکھا اس بڑے صحن میں (بہت بڑا صحن تھا اس میں سارے اکھٹے رہتے تھے) اسلام تو اجتماعی مذہب ہے۔ اب ہم انفرادیت اختیار کر لی۔ تو اجتماعی مذہب ہونے کے اعتبار سے سب کو اکٹھا کر دینا چاہیے۔ اکٹھا کھائیں۔ اکٹھا پئیں، زندگی کے دن اکٹھے گزاریں۔ قبریں الگ الگ ہوتی ہیں دنیا تو اکٹھے رہنے کی ہے۔ اب مسلمانوں میں انفرادیت آ گئی اور انفرادیت کے ساتھ تکبر آ گیا، غرور آ گیا (اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مل جل کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے) بھائی اسلام اجتماعی مذہب ہے انفرادی نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جب سحری کا وقت ہوا۔ تو میں اٹھا اللہ کی عبادت کرنے کے لئے۔ تو میں نے دیکھا کہ اس صحن میں کچھ بچیاں تھیں وہ بھی اٹھیں، انہوں نے بھی اپنے اپنے مصلے بچھا لئے اور تہجد کی نمازیں ادا کیں اور تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد ان بچیوں نے جو صاحب اولاد تھیں، اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو، بچیوں کو زور کے ساتھ جگایا۔ وہ بچے جب جاگے تو روتے تھے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ پھر سو گئیں۔ صبح جب بات کی لی تو میں نے کہا میری بچیو! تہجد کی نماز تو تمہارے لئے مفید ہے کہ تم عاقل بالغ ہو۔ چھوٹے بچوں پر تو تہجد کی نماز لازم نہیں۔ ان دودھ پینے والوں کو خواہ مخواہ تم نے رات کو جگایا، ان کو بے آرام کیا؟ ان بچیوں نے بڑا پیارا جواب دیا (اللہ کرے میری بیوی بھی سمجھ جائے اور آپ کی بیویاں بھی سمجھ جائیں بچیوں نے جواب دیا بابا جی! ہماری یہ عادت ہے کہ جب ہم تہجد کی نماز پڑھتی ہیں تو نماز پڑھنے کے بعد ہم عمداً ان بچیوں کو جگا کر اپنے دودھ کے دو تین قطرے ان کے منہ میں ضرور پہنچا دیتی ہیں۔ کہ یہ پاکیزہ دودھ ہوتا ہے "ہاں" اب کلبوں اور سینما ہال میں دودھ پلاتے ہیں۔ پلاتے ہی نہیں۔ ڈبوں کا دودھ پلاتے ہیں، کہتے ہیں کہتے ہیں محمد ابن قاسم بنیں گے۔ اور ابن خالد بن ولید بنیں گے (اللہ مجھے آپ کو شرم و حیا نصیب فرمائے۔ اللہ ہماری بچیوں کو فاطمہؓ کا، عائشہؓ کا غلام بنائے ان کے دلوں میں اللہ تعالےٰ دین کی محبت پیدا کر دے)

★

# اے پاکستان کے نام

# گزرتے ہوئے زلزلے کا پیغام

سالاری پانی پتی جھنگ۔

پاکستان! تجھے معرض وجود میں آئے ہوئے تقریباً انیس ۱۹ سال ہو چکے ہیں اور اب تمام دنیا تجھے پاکستان کے نام سے یاد کرتی ہے۔ مگر تو ہی بتا کیا تو قسم قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک ہے۔ اگر تجھے اپنے نام کی کچھ لاج ہے تو ان تمام برائیوں کو اپنے دامن سے دھو دے جو تجھے کشاں کشاں عذاب الٰہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔ میں آیا اور یہی بتانے کے لئے آیا۔ کہ غضب الٰہی جوش میں ہے۔ اب بھی اگر تیرا رخ لندن۔ برلن۔ ماسکو اور واشنگٹن کی طرف سے ہٹ کر مکہ کی طرف نہ ہوا۔ تو تجھے معاف نہ کیا جائے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ۔

(۱) تیرے باشی سینما جاتے ہیں۔ اور وہاں سے عشق کی تباہ کن چنگاریاں لاکر خرمنِ معصومیت کو پھونک دیتے ہیں۔ یہ ناجائز مواصلات اللہ کے غصے کو پیہم دعوت دیتے چلے جا رہے ہیں۔ نہ معلوم کل کا سورج کن ہولناکیوں کے ساتھ طلوع ہو۔ کر کر توبہ کر ورنہ عذاب الٰہی تیری انتظار میں ہے۔

(۲) تیری سر زمین پر عیاشی اور فحاشی کے اڈے ہیں۔ ڈر ڈر خدا سے ڈر۔ ورنہ عذاب الٰہی تجھے نہ چھوڑے گا۔

(۳) تیرے امرا و روسا شراب میں ڈوبے ہیں۔ وہ توبہ کریں اور سچے دل سے توبہ کریں ورنہ ہولناک جنگیں ان کو ختم کر دیں گی۔

(۴) تیرے جو افسر رشوت خوار ہیں۔ جو حق و انصاف کا خون کرتے ہیں۔ جو مظلوم کی فریاد نہیں سنتے۔ ان کی نسبت جو وہ سر سے پانی گذرتا ہوا دیکھے گا۔ تو اُس سے نہ رہا جائے گا۔ وہ خوفناک اندھیاں اور ہولناک زلزلے مسلط کر دے گا۔ کر کر توبہ کر۔

(۱) تیرے بھائیوں کو چاہیے کہ وہ سوتے وقت اپنے دن بھر کے اعمال کا محاسبہ کیا کریں تاکہ اپنے نیک و بد عمل کا پتہ چلتا رہے اور نیکی فروغ پائے اور بدی مٹتی جائے۔

(۲) وہ رات کی تاریکیوں اور تنہائیوں میں بیٹھ کر اپنے گناہوں پر ندامت کے آنسو بہایا کریں۔ تاکہ رحمتِ الٰہی جوش میں آکر معافی کے اعلان جاری کرتی رہے۔

(۳) شیطانی چالیں چھوڑ کر اسلامی راہوں پر چلا کریں۔ کیونکہ

"نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں"

اچھا! خدا حافظ۔

# صرف اسلام ہی اخوّت و مساوات کا پرچار کرتا ہے

خطیب اسلام حضرت مولانا قاری محمد طیّب صاحب مدظلّہ العالی

پس جو قومیں انسانوں کو یک جوہر یا یک اصل نہیں تبلاتیں وہ دنیا میں کبھی بھی حقیقی جمہوریت کی علمبردار نہیں ہو سکتیں۔ جس کے یہاں انسانوں کا کوئی طبقہ سورج کی اولاد ہو اور کوئی پیروں کی مٹی سے پیدا شدہ ہو، ان کے یہاں اونچ نیچ ہی نہیں چھوت چھات بھی لازم ہو گی جن کے یہاں گورے کو کالے پر پیدائشی برتری ہو اور رنگ و روپ ان کے یہاں مابہ الامتیاز ہو جن کے یہاں انسانوں کی کوئی ایک اصل نہ ہو بلکہ انسان کسی جنگل میں پودوں کی مانند زمین سے اگ آئے ہوں تو ان کے یہاں باہمی جذب و کشش کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب انسانوں میں پیدائشی طور پر اونچ نیچ، چھوت چھات، برتری اور کہتری، اجنبیّت اور علیحدگی تبلائی جاتے جو میل ملاپ یا اشتراک و یکسانیّت اور مساوات کے پیر جمنے ہی نہ دے تو وہاں عالمگیر جمہوریت کے نام لینے کے کوئی معنیٰ ہی نہ ہوں گے اور پھر بھی لیا جاتے گا۔ تو وہ دنیا کو دھوکہ دہی ہو گا جو کبھی شرمندۂ عمل نہ ہو گا۔ یورپ عالمگیر جمہوّریت کا دعویدار ہے اور اس نے بلاشبہ تمدّنی وسائل کو عالمگیر بنا ہی دیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ عملاً اسے چلا نہیں سکتا کیونکہ وہاں کالے گورے کا فرق اور خون و نسب کی جوہری تفریق کا جذبہ موجود ہے۔ اور وہ کسی ایسے مسلک پر اعتقاد نہیں رکھتا جو ان کی روحوں اور دلوں میں حقیقی عالمگیر اور یکسانیّت کا جذبہ پیدا کر دے اس لئے اس کا دعویٰ جمہوریّت محض سیاسی مفاد کی حد تک آ کر رک جاتا ہے اور زبانوں پر (رہ کر) حلق سے نیچے نہیں اترتا چہ جاتے کہ کسی مخلصانہ عمل کی داغ بیل ڈالے۔ ان کا سب سے بڑا عمل میدان کالوں کو اپنی سیاست پر نچانا اور دعوائے جمہوریّت کر کے انہیں نیچ اور غلام بناتے رہنے کی سعی کرتے رہنا اور اپنے سیاسی منافع کے لئے ان کے جذبات سے کھیلنا بلکہ ان کے سکراتِ موت سے تفریح کرنا ہے اور بس۔

ہاں حقیقی طور پر وہ مسلک دنیا کے سارے انسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لا سکتا ہے جو انہیں ایک جوہر تبلا کر ایک ماں باپ کی اولاد تبلاتے اور ان میں رشتہ یگانگت ہی نہیں رشتہ اخوّت ثابت کر کے ان کے باہمی تفرقوں کو مٹا ڈالے اور نسبی فرقوں کو ختم کر دے جو انسانی جہالتوں کی ابتدائی فرقہ واریت ہے اور وہ اسلام کے سوا ہمیں کوئی دوسرا مسلک نظر نہیں آتا۔

غور کیا جاتے تو انسانوں میں یہ رشتہ یگانگت و اخوّت قائم کر کے اسلام نے مذہب ہی کا نہیں انسانیّت کا احترام قائم کیا ہے اور ثابت کیا کہ انسانوں کا کوئی طبقہ کسی حالت میں بھی نجس العین نہیں کہ وہ تو وہ اس سے چھوٹی ہوئی چیز بھی نجس بن جائے انسان انسان ہے اور اُنس اس سے کسی حال میں بھی منقطع نہیں ہو سکتا اس کے افعال میں گندگی آ سکتی ہے۔ اس کے خیالات ناپاک ہو سکتے ہیں مگر خود انسان اور انسانیت کا جوہر نہیں مٹ سکتا اور اس انسانیّت کی حیثیت سے بہر حال وہ واجب الاحترام ہی رہے گا۔ اس کی انسانیت کبھی گندہ نہ ہو گی۔

اس لئے شریعت اسلام میں کسی انسان کا (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) پس خوردہ ناپاک ہو گا۔ یہ وہی پاسداری ہے اور نفس انسانیت کا احترام ہے ہے ورنہ اگر اس کی ہاتھ لگی خشک یا تر چیز یا اس کا پس خوردہ نجس و ناپاک در واجب الاحتراز بن جائے تو درحقیقت اس کے اصلی جوہر کی ناپاکی اور انسانیت کے گندہ ہونے کا دعویٰ ہو گا جس سے پھر کوئی انسان بھی پاک نہیں ٹھہر سکتا حالانکہ یہ دنیا کی اقوام کے اجماع کے خلاف ہے کوئی قوم بھی علی الاطلاق تمام انسانوں کو ناپاک نہیں ٹھہرا سکتی۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام نے حائضہ کو چھو دینے یا اس کا پس خوردہ استعمال کرنے سے یا اس کے ساتھ مل کر کھانے پینے کو ممنوع نہیں ٹھہرایا۔ کیونکہ اس کی یہ ناپاکی حکمی ناپاکی ہے۔ جو عبادات خاصہ کی حد تک مؤثر ہوتی ہے عورت کو نجس العین نہیں بنا دیتی کہ اس کے سایہ سے بھی فرار اختیار کیا جائے۔ یا جاہل عربوں اور یہودیوں کی طرح اس زمانہ میں اس کی جگہ کھانا پینا سب الگ تھلگ کر دیا جاتے اور اسے ایک اچھوت کی حیثیت سے پہلے انسانوں سے کاٹ دیا جاتے کیونکہ یہ براہ راست انسانیت کی توہین ہے۔

ظاہر ہے کہ جو مذہب اور مسلک اپنے ابتدائی اقوامِ عالم کو بلحاظ جوہر پاک تبلاتے سب کو یک جوہر کہے سب میں برادری اور اخوّت کا رشتہ ثابت کرے سب میں سے مصنوعی اونچ نیچ ختم کر کے ان میں یکسانی اور برابری ثابت کرے ان میں چھوت چھات مٹا کر باہمی میل جول اور معاملات کے راستے ہموار کرے۔ وہ اقوامِ عالم کو ملانے والا کہا جائے گا یا ان میں فرقہ واریت اور کشیدگیاں پیدا کرنے والا سمجھا جائے گا اور آیا وہ سب کو ایک پلیٹ فارم پر لا سکتا ہے یا وہ جو ان میں چھوت چھات اونچ نیچ اور تفاوتِ جوہر کا قائل ہو؟

پس جب بھی دنیا بین الاقوامیت کی طرف آئے گی اور جب بھی وہ عالمی رشتہ اور اور عالمی یگانگت کا نصب العین لے کر کھڑی ہو گی تو اس کے لئے چارہ کار نہ ہو گا۔ کہ وہ اسلام کے اس اصولی یک جوہریت اور یک اصلیت کو ماننے اور اس کے ذریعہ سے اقوام میں سے نفرت باہمی اور اونچ نیچ کا خاتمہ کرے۔ ورنہ بین الاقوامیت تو بجاتے خود ہے۔ ایک قومیت کی سطح بھی ہموار نہیں رہ سکے گی

## ضروری تصحیح

گذشتہ پرچہ ۲۵ نومبر کے صفحہ ۱۵ پہلے کالم کے نچلے اور آخری الفاظ غلط چھپ گئے ہیں۔ ان فقروں کو یوں پڑھنا چاہیئے "کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستارہ اور چاند کو چھپتے اور اس کے بعد سورج کو ڈھلتے دیکھا تو" (محمد امین بہاول پور)

اور ایک ہی قوم میں اتنے نفرقے اور اتنی نفرتیں ہو جائیں گی کہ ان کا ایک پلیٹ فارم، ایک معبد، ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ میں جمع ہونا محال ہو جائے گا جیسا کہ اس قسم کی تنگ دل اقوام میں اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آج ہر تعلیم یافتہ اور سمجھ دار خواہ وہ کسی قوم کا بھی ہو ہمہ گیری اور عالمگیری کی طرف آ رہا ہے اور اس کے لئے ہر نوع کی اونچ نیچ کو ختم کرنے پر آمادہ ہے۔ جو اسلام کی خاص تعلیم ہے اور وہی دنیا میں اس اخوت و مساوات یک اصلی اور یک جوہری کو لے کر آیا تھا۔

اس اونچ نیچ کے خاتمہ پر پھر بھی اگر فرقہ واریت اور باہمی کشیدگی نظر آتی ہے تو وہ مذہبی لائنوں سے آ رہی ہے اور اس لئے ہر ملک کی دنیا مذھبی لائن کو سیاسیات سے ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کا یہ فعل معقول اور لائق تحسین ہے مگر ان ہی مذاہب کی حد تک جو یقیناً ان کشیدگیوں اور صدا نواع فرقہ واریتوں کی تعلیم دیں یا اس کی ذمہ دار ہوں۔

لیکن جو مذہب بنیادی اور اصولی طور پر مال و دولت، اور رسمی منصب و وقار کے تفرقے مٹانے کے لئے ہی آیا ہو فرقہ واریت ختم کرنے اور رنگ و روپ نسب و نسل، دولت و مال اور رسمی منصب و وقار کے تفرقے مٹانے کے لئے اور اُس نے دنیا کے سامنے اصول ہی وہ رکھے ہوں جن کے ہوتے ہوئے فرقہ واریت کے جراثیم پل نہ سکیں تو اُس کا کیا قصور ہے کہ اُسے بھی ملک و ملت اور ان کے معاملات سے خارج کیا جائے؟ اور اگر آپ اُسے خارج بھی کرتے ہیں تو وہ خارج ہوتا کب ہے؟ آپ فرقہ واریت کے مٹانے کے لئے جو اصول بھی اختیار کریں گے وہ اسی کا تو اصول ہو گا اس لئے آپ اس کا انکار کر کے بھی اس کا اقرار کریں گے اور اُسے رد کر کے بھی اُسے قبول ہی کریں گے۔ اگر آپ اونچ نیچ مٹائیں گے تو آپ نے عقیدۃً یا عملاً اس کی مخالفت کب کی اور اگر آپ اخوت و مساوات کا اصول لا رہے ہیں تو آپ دل و جان سے اسلام کی مخالفت کب کر رہے ہیں سوائے اس کے کہ زبان سے مخالفت کر رہے ہیں جو دل سے الگ ہو کر بول رہی ہے تو اس کا اعتبار کیا ہے کہ وہ لائق توجہ ہو۔ قول محض جس کے ساتھ نہ عقیدہ ہو نہ عمل ہو کب وقعت رکھتا ہے کہ اسے مانا جائے پس آپ اسلام کا نام لینے سے تو ڈرتے ہیں لیکن اس کا کام کرنے سے اور اس کو ماننے سے نہیں ڈرتے۔ پھر ایسی چیز سے بھاگنے اور ڈرنے سے کیا حاصل ہے جو آپ کا پیچھا نہ چھوڑے اور آپ کہیں بھی بھاگ کر جائیں وہ آپ کا پیچھا کرے اور وہیں جا پکڑے پس کیا اچھا ہو کہ آپ زبان سے بھی اس چیز کے نام سے ڈرنا چھوڑ دیں جو آپ کے دلوں اور روحوں میں گھس چکی ہیں۔

## قانونی مساوات

انسانوں میں انسانیت کی یگانگت اور یک جہتی کے بعد اگر تفرقہ پھیل سکتا ہے تو وہ قانونی تفاوت سے کہ ایک قوم کے افراد کو مثلاً ایک عبادت گاہ میں برابری کے ساتھ جمع ہونے کا حق نہ ہو قومی قانون کی کتاب کو یکساں سب کو پڑھنے کا حق نہ ہو۔ یکساں سننے کا حق نہ ہو۔ عبادت گاہیں مخصوص خاندانوں کا حق قرار دے دی جائیں، تعلیم گاہیں مخصوص خاندانوں کی ملکیت ہوں۔ علم مخصوص قبائل کا ورثہ ہو جس سے ہر ایک کو مساویانہ انداز سے استفادہ کا حق نہ ہو دسترخوان اور اس کے ظروف عوام و خواص کو یکجا نہ کر سکیں کچھ آئینی طور پر شودر ہوں اور کچھ قانوناً نیچ ہوں تو یقیناً ایسی قوم تفرقہ کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی زمانۂ جاہلیت میں مشرکین عرب میں جہاں نسلی اور نسبی امتیازات تھے وہیں عباداتی امتیازات بھی تھے حج کے موقع پر عام لوگ تو عرفات میں وقوف اور قیام کرتے تھے لیکن اشرافِ عرب کا رُتبہ اس سے بالاتر تھا وہ صرف منیٰ تک پہنچ کر رُک جاتے تھے اور ان کی امتیازی شان عوام الناس کی برابری یا اُن کے دوش بدوش عبادت گذاری برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ گویا قانون مذہب ہی نے ان کو امتیازی حق دے کر ہمیشہ کے لئے عبادت کے دائرہ میں انہیں اُونچ اور دوسروں کو نیچ بنا دیا تھا۔ یا جیسے نصاریٰ کے یہاں پاپائیت کے اقتدار کے دور میں حدود و قصاص اور تعزیرات چھوٹے لوگوں پر جاری کی جاتی تھیں لیکن بڑے لوگ قانون کی گرفت سے مستثنیٰ تھے گویا وہ قانون کی رُو سے اُونچ تھے اور دوسرے نیچ۔ کسی قوم میں ایک طبقہ روپیہ کمانے کے لئے مخصوص تھا اور ایک طبقہ اس سے محروم ہو کر ذلیل خدمات کے لئے وقف تھا۔ گویا ایک خلقتہً سرمایہ دار بننے کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے اور ایک ہمیشہ نادار بننے کے لئے اسی کا نتیجہ تھا کہ ان اقوام میں باہمی تفرقے ہی نہ تھے۔ باہم شدید نفرت تھی ظلم و تحقیر کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور حرب و ضرب باہمی کے جراثیم رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے تھے جس سے ایک طبقہ دوسرے طبقہ سے کسی وقت بھی مامون اور مطمئن نہ رہ سکتا تھا۔ ایک طبقہ کی زندگی اجیرن تھی گویا وہ پیدا ہی اس پستی و دناءت کے لئے کیا گیا ہے اور ایک طبقہ مگن اور مطمئن تھا گویا وہ مخلوق ہی طمانیت اور بشاشت کے لئے ہوتی ہے۔

اسلام نے اس فرقہ واریت کو بھی نیست و نابود کرنے کا پیغام دنیا کو دیا جو قانونی اُونچ نیچ سے پیدا ہوتی تھی مثلاً اُس نے کہا کہ علم کسی ایک خاندان کی میراث نہیں بلکہ بلا تفریق خاندان و نسل ضروریاتِ دین کی حد تک علم کا طلب کرنا ہر مُسلم و مسلمہ مرد و عورت پر فرض ہے اور زائد از ضرورتِ عام فرض کفایہ، عبادت گاہوں میں محمود و ایاز برابر ہیں صفوفِ عبادت میں صدیقِ اکبرؓ اور ایک حبشی غلام یکساں ہیں۔ حدود و قصاص اور تعزیرات میں ایک عام عامی آدمی اور سید الرسلؐ کی بیٹی برابر ہیں اگر خدانخواستہ پیغمبر کی بیٹی بھی فعل سرقہ کی مرتکب ہو تو اس کے ہاتھ بھی عوام کی طرح کاٹے جانے ضروری ہیں، حج میں دو کپڑے کا احرام شاہ گدا کے لئے برابر ہے خواہ ایک عامی ہو یا سلطان ابنِ سعود ہو۔ دونوں کے لئے عرفات جانا بھی ناگزیر ہے اور ایک ہی نوع کے احرام میں ملبوس ہو کر وہاں ٹھہرنا بھی لازمی ہے، مالِ غنیمت سے اگر ایک چادر کسی عامی کا حق ہے تو اتنا ہی امیرالمومنین کا بھی حق ہے ورنہ شبہ پر بھی ایک بدوی فاروقِ اعظمؓ پر اعتراض کر سکتا ہے اور امیرالمومنین کو جوابدہی لازم ہے قانونِ اسلام کی نگاہ میں سب کے حقوق برابر ہیں بہر حال فرقہ واریت اور قومی تفریق کی ایک بنیاد نسبی اور نسلی امتیازات تھے تو انہیں بھی اسلام نے ختم کر دیا اور ایک دوسری جڑ قانونی امتیازات تھے ان کی بھی بیخ کنی کر دی۔ آیت عنوان کے پہلے جملے اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ نا اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ، تم میں بڑا وہ ہے جو خدا کے نزدیک پارسا ہو، سے قانونی امتیازات کو ختم کر دیا جس کے معنی مساوات کے ہیں یعنی جو اس قانون تقویٰ و دین پر زیادہ چلے گا وہی عنداللہ بڑا ہو گا جو اس سے ہٹا رہے گا وہ ذلیل رہے گا جس کا حاصل سب پر قانون کی یکساں پابندی اور سب پر قانون کا یکساں حکمران ہونا نکلتا ہے۔ پس نسبی تفوّق اخوّت سے ختم ہو جاتا ہے اور قانونی تفوّق مساوات سے جاتا رہتا ہے اور اخوّت و مساوات انسانی اسلام ہی کا خاص اصول ہے۔

مسواک صحت کا ضامن اور مہلک امراض کا سستا علاج ہے

# مسواک اور اس کی تاثیر

ابوالخبیر اسدی مخدوم رشید ملتان

## دانتوں کی خرابی مہلک امراض کا باعث بنتی ہے

اطباء جدید وقدیم اس اصول پر متفق ہیں کہ اکثر امراض جو انسانی صحت کے لئے مہلک ہیں دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جتنی غذائیں انسان کے اندر جاتی ہیں پہلے انہیں دانتوں ہی سے واسطہ پڑتا ہے۔ اب دانت اگر خراب ہوں گے یا مسوڑھوں میں پیپ یا گندہ مواد جمع ہوگا تو ان کے جراثیمی اثرات غذا میں مختلط ہو کر اندر چلے جائیں گے، جن کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ وہ زہریلے جراثیم اندر جا کر امراض کا باعث بنیں گے ان جراثیم سے بعض دفعہ ایسی مہلک بیماریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو انسان کو ختم کر کے چھوڑتی ہیں ڈاکٹر اے سی سلمن ایم ڈی لکھتے ہیں: بعض بیمہ کمپنیاں اپنے گاہکوں کے دانتوں کی حفاظت کے لیے اپنی گرہ سے دانت کے معالج ڈاکٹروں مقرر کرتی ہیں کیونکہ اس سے ان کو بہت بچت ہوتی ہے بہ نسبت اُس کے جو بیماری اور موت دانتوں کی خرابی کیوجہ سے واقعہ ہو اس کے لیے بیمہ کی رقم ادا کریں۔ (صحت وثبات ص۲۱)

اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ دانت تندرستی کے لئے اس قدر مفید سمجھے جاتے ہیں اور ان کی حالت صحت پر ایسا اثر ڈالتی ہے کہ یورپ کے ایک ملک میں فوج کے ہر سپاہی کے دانت اور دانت صاف کرنے کے برش کا معائنہ روزانہ اسی طرح ہوا کرتا ہے جس طرح توپ اور بندوقوں کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ (صحت وثبات ص۲۱)

اس لئے تمام ممالک میں دانتوں کی حفاظت کے لئے کئی قسم کے ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ پاوڈر اور منجن تیار ہو چکے ہیں جن پر روزانہ کروڑوں روپے خرچ آتے ہیں۔ انھیں جو کمپنیاں اور لیبارٹریز تیار کرتی ہیں اُن میں سے اکثر تجارتی مفاد کو مدنظر رکھتی ہیں۔ اس لیے ان کی اشتہارباز ی عوام کو فائدہ کی بجائے اُلٹا مالی نقصان پہنچاتی ہے۔ اور اسطرح ملک وقوم کا ایک کثیر سرمایہ روزانہ ضائع ہو جاتا ہے۔

## اسلام میں ایک نسخہ

اسلام جو ایک فطری مذہب ہے۔ اس میں ایک ایسی جامعیت ہے جس میں دین اور دنیا کی تمام بھلائیاں سمٹ کر آگئی ہیں۔ چونکہ اس کے ہر عمل میں فطری سادگی ہوتی ہے اس لئے ظاہرین اس کے فوائد اور نتائج سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

اسلام میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ ہر نماز کے ساتھ مسواک کر لیا کریں۔ مسواک ایک معمولی درخت کی جڑ سے بنایا جاتا ہے اس کی شکل بھی معمولی اور سادہ ہوتی ہے اور معمولی قیمت پر حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے استعمال میں اتنے طبی فوائد جمع ہیں کہ عصر حاضر کے محققین ڈاکٹر بھی رائے دے چکے ہیں کہ اس جال کی لکڑی میں ایک ایسا مادہ ہوتا ہے جس کے استعمال سے دانتوں کی جملہ امراض رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر آپ مسواک کے سادہ فطری طریقہ پر عمل کریں تو آپ اُخروی اجر کے علاوہ ہزاروں مہلک امراض سے بھی بچ سکتے ہیں اب اس کے مختصر فوائد اور اُخروی درجات ارشادات نبوی کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

## "مسواک اور فرمان نبوتؐ"

۱:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اگر مجھے امت پر ایک تنگی کا احساس نہ ہوتا تو میں اپنی امت پر ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا لازم کر دیتا۔ (یعنی اس کے نہ کرنے سے مواخذہ ہوتا) (بخاری)

۲:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ میرے نزدیک مسواک کے ساتھ ایک رکعت پڑھنا بغیر رکعت مسواک کے ستر رکعت سے بہتر ہے۔ (ترغیب ص۴۴)

۳:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مسواک منہ کو صاف کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے۔ (بخاری)

۴:۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب نماز پڑھنے والا مسواک کر کے نماز میں قرآن مجید پڑھتا ہے تو فرشتے قرآن مجید کے ہر الفاظ کو بڑی محبت سے سنتے ہیں اور ان الفاظ کی نورانی تجلی کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔ (ابن ماجہ ترغیب ص۸۳)

## "مسواک کے نو فوائد"

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے میں نو فائدے ہیں۔

۱:۔ مسواک منہ کو صاف رکھتا ہے جس سے منہ کی عفونت دور ہو جاتی ہے۔

۲:۔ بلغم کا قلع قمع کرتا ہے کھانسی کو روکتا ہے۔

۳:۔ آنکھ کی بینائی کو تیز کرتا ہے۔

۴:۔ مسوڑھوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے

۵:۔ معدہ درست رہتا ہے۔

۶:۔ سنت پر عمل ہوتا ہے جس سے اخروی مدارج بلند ہوتے ہیں۔

۷:۔ ملائکہ منہ کی صفائی سے خوش ہوتے ہیں۔

۸:۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

۹:۔ نیکیاں بڑھتی رہتی ہیں۔

مسواک اہل سنت والجماعت (حنفیوں) کے نزدیک وضو کی سنت ہے اور، شافعیوں کے نزدیک نماز کی سنت ہے۔ ان کے نزدیک ہر نماز کے لئے جداجدا مسواک کرنا باعث ثواب ہے۔

## مسواک کے روحانی برکات

(تسہیل المنافع ص۷۶)

اسلامی تاریخوں میں ہے کہ صحابہ کا ایک لشکر ایک علاقہ میں جنگ لڑ رہا تھا کافی دنوں تک جنگ جاری رہی لیکن فتح نہ ہوئی فوج کے کمانڈر نے سوچا ہم سے ایسی کونسی غلطی ہوئی ہے کہ ہمیں فتح نصیب نہیں ہو رہی بڑے سوچ وبچار کے بعد معلوم ہوا کہ اہتمام جنگ کی وجہ سے ہم سے مسواک کی سنت چھوٹ گئی ہے۔ اسلامی کمانڈر نے فوج کو حکم دیا کہ نماز کے وقت تمام فوجی اہتمام سے مسواک کریں۔ چنانچہ ایک نہر کے کنارے

تمام اسلامی فوجی مسواک کرنے لگے۔ کفار کے جاسوس بھی وہاں پھر رہے تھے۔ وہ مسواک کا شرعی حکم نہ جانتے تھے انہوں، نے سوچا کہ یہ لوگ کسی چیز سے اپنے دانت تیز کر رہے ہیں۔ انہوں نے جاکر اپنے بادشاہ کو اطلاع دی بادشاہ نے اپنے وزراء کو بلاکر مشورہ طلب کیا۔ اسمبلی نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ لوگ آدم خور ہیں اب یہ ہم پر ایسا حملہ کریں گے کہ ہماری بوٹیاں بھی بھون کر کھا جائیں گے لہذا ان کے ساتھ صلح کر لینی چاہیئے۔ بادشاہ خوف زدہ ہو کر مجبوراً جزیہ دینا منظور کر لیا اور صلح کر لی۔ دیکھئے ایک چھوٹی سی سنت کی برکت سے مسلمانوں کو اتنی بڑی کامیابی حاصل ہو گئی۔

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہوکر
ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر!

## جامع مسجد بھوسہ منڈی کی خطابت

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ العالی نے حضرت مولانا عبدالحنان رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ جامع مسجد بھوسہ منڈی صدر راولپنڈی کی خطابت قبول فرمالی ہے۔ آپ نے پہلا جمعہ وہاں ۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو پڑھایا اور اب یہ سلسلہ انشاء اللہ باقاعدگی سے جاری رہے گا۔ حضرت مولانا مدظلہ، رمضان المبارک میں بدھ جمعرات اور جمعہ کو فجر کی نماز کے بعد درس قرآن دیا کریں گے اور رمضان المبارک کے بعد مذکورہ بالا ایام میں عشاء کے بعد درس قرآن دیا کریں گے احباب نوٹ فرمالیں (حاجی بشیر احمد)



سندھ کی مشہور علمی اور دینی درسگاہ مدرسہ اشرفیہ سکھر کی طرف سے ہر سال رمضان شریف میں تحفہ رمضان کے نام سے ایک پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم ہوتا ہے اس سال بھی تیار ہو گیا ہے محمد احمد نیازی۔ مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر۔

## مقدس ماہ میں مبارک اجتماع

**لاہور۔** مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور پاکستان کے زیر اہتمام رمضان المبارک میں مذہبی تبلیغی روحانی مبارک چار اجلاس منعقد ہو رہے ہیں یہ اجتماع رمضان المبارک کے ہر دو اتوار کو صبح ۹ بجے تا ایک بجے دوپہر تک باغ بیرون موچی گیٹ لاہور میں ہوا کریں گے ان مبارک جلسوں میں مندرجہ ذیل علماء خطاب کریں گے۔

جانشین شیخ التفسیرؒ مولانا عبیداللہ انورؔ۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی۔ ترجمان اہل سنت مولانا عبدالستار تونسوی۔ علامۃ المذاہب مولانا لال حسین اخترؔ۔ خطیب اعظم مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامیؔ۔ سیف بے نیام مولانا عبدالرحمٰن میانوی۔ مقرر بے نظیر مولانا قاری محمد اجمل صاحب۔ مناصر العلماء ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظرؔ۔ مولانا صاحبزادہ منظور احمد شاہ کہروڑی۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب لاہور۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب لاہور۔ مولانا حکیم احمد صاحب مولانا محمد منظور صاحب سلامی پارک لاہور۔ قاری عبدالرحمٰن صاحب لاہور۔ جانباز مرزا ایڈیٹر تبصرہ لاہور۔ شاعر اسلام جناب مضطر گجراتی۔

(بلند اختر نظامی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی گیٹ لاہور)

## حجاج کرام کے لئے نئی معلومات

واضح رہے کہ تمام حجاج کرام سے جدہ میں جہاز سے اترتے ہی دریافت کیا جائے گا۔ کہ آپ کا مکہ مکرمہ کا معلم یعنی مطوف اور مدینہ منورہ کا معلم یعنی مزدور کون ہے۔ میں خود مع اہل وعیال ایک سال کے لئے حرمین الشریفین میں رہ چکا ہوں۔ معلم شیخ عمر نوح کو مکہ مکرمہ میں اور مدینہ منورہ میں معلم شیخ کامل ایمانی کو آزما چکا ہوں میرے خیال میں ہر دو معلمین خلوص اور دیانت داری کے پیکر اور حجاج کرام کے لئے بے شمار سہولتوں کے ضامن ہیں اور ان ہر دو معلمین پر حجاج کرام پورا اعتماد کر سکتے ہیں۔ معلم عمر نوح کا پتہ یہ ہے: "معلم سید عمر نوح محلہ الفلق باب السلام متصل حرم شریف سعودی عربیہ مکہ معظمہ"

(محتاج دعا۔ بندہ: عبدالرحمٰن خطیب مسجد رحمانیہ بیرون دہلی گیٹ اورنگ زیب روڈ ملتان شہر۔

موسم حج میں بندہ جامع مسجد انجمن خدام الدین چورنگی ناظم آباد کراچی متصل بس اسٹاپ میں حجاج کی رہنمائی کرتا ہے۔

خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

## ایک ضروری اعلان

بعض اخبارات میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ میں خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی مرحوم کے سوانحی خطوط ترتیب دے رہا ہوں۔ دوستوں کے اصرار پر اگرچہ یہ بار گراں اپنے کندھوں پر ڈال چکا ہوں "تاہم اس کی ترتیب وتدوین ایک فرد کے لئے نہایت مشکل ہے چنانچہ اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ میں حضرت قاضی صاحب مرحوم کے قریبی دوستوں، مخلص ساتھیوں اور دیگر متعلقین سے درخواست کروں کہ وہ قاضی صاحب مرحوم سے متعلق اپنی یادیں، ملفوظات، تجربات، مشاہدات، ان کے خطابی معرکے، حق گوئی بیباکی اور جرأت وبہادری کے کارنامے ضبط تحریر میں لاکر مجھے ارسال فرمائیں تاکہ ان تمام سہانی یادوں کو اکٹھا کر کے ان پر ایک جامع ودلآویز کتاب مرتب کر سکوں مجھے امید ہے کہ ان کے تمام متعلقین اور احباب اس سلسلہ میں دست تعاون بڑھائیں گے اور مجھے اس اہم خدمت سے عہدہ برآ ہونے میں مدد دیں گے۔ (فجزاہم اللہ احسن الجزاء)

(قاری نور الحق قریشی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ)
(شاہی مسجد شجاع آباد ملتان)

بچوں کا صفحہ

# روزہ جو تمام برائیوں سے بچاؤ کیلئے ایک ڈھال کا کام دیتا ہے

محمد امین زاہد

روزہ مسلمانوں سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی رائج تھا اور ہندوؤں میں بھی رائج ہے اگرچہ عمل میں اختلاف ہے۔ ان میں سے کسی قوم میں روٹی کے علاوہ باقی ہر چیز کھانے کا نام روزہ ہے۔ اور اگر کوئی قوم کسی ایک چیز کو ترک کر دینا روزہ سمجھتی ہے۔ اگر صحیح طور پر دیکھا جائے تو اس طرزِ عمل سے روزے کا مقصد ہرگز پورا نہیں ہو سکتا۔

مسلمانوں کے لئے روزہ کا مقصد ان سب سے بالاتر ہے۔ کیونکہ مسلمان دوسری اقوام سے ہر معاملہ میں بازی لے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر عمل کے میدان میں ان کو پرکھا جائے تو دوسرے تمام مذاہب نے اپنے بڑوں کی عمدہ نصیحتیں اور قابلِ عمل اقوال پر عمل کرنے کو صحیح نجات کا راستہ قرار دیا ہے۔ مگر اسلام نے اس سے بہتر تدبیر اختیار کی ہے۔ اللہ کے احکام کی تعمیل اور تقوٰے کی صفت پیدا کرنے کے لئے روزے فرض کئے ہیں اور پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ کو پیش کر دیا ہے حضور اکرمؐ نے جو کام خود کیا دوسروں کو عمل کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ صوم رمضان کے معاملہ میں آپؐ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ حضورؐ نے خود روزے رکھے اور ان کے رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اور جس طرح صحابہؓ کرامؓ نے آپؐ کو دیکھا اسی طرح عمل کیا۔

## الحاصل

دوسرے مذاہب سے اسلام کا روزہ فزوں تر ہے اور بہترین خصوصیات کا حامل ہے بظاہر اسلام میں کھانے پینے سے رُکے رہنا روزہ کہلاتا ہے۔ مگر دراصل خواہشاتِ نفسانی اور حیوانانی جذبات پر قابو پانا روزہ ہے۔ مسلمانوں کا روزہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ کی صحیح عکاسی کرتا ہے جس میں مسلمان کے پرہیزگار اور تقوٰی شعار ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

صوم کے معنی لغت کے اعتبار سے کسی سے رک جانے کے ہیں۔ اسی سے یہ مقصد بھی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خواہشاتِ نفسانی اور ان کے افعال و اقوال سے رک جانا روزے کی نیت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ (روزہ ڈھال ہے) جس طرح ایک مسلمان میدان جنگ میں کافر کے وار سے بچاؤ کے لئے ڈھال کا استعمال کرتا ہے۔ اور ڈھال وار کے روکنے کا کام دیتی ہے اسی طرح روزہ بھی تمام برائیوں سے بچاؤ کے لئے ایک ڈھال کا کام دیتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نے فرمایا کہ روزے کی حالت میں اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے یا لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہہ دو کہ بھائی مجھے روزہ ہے

ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ روزے کا مقصد ہر برائی سے اجتناب کرنا ہے۔ نیکی کی طرف مائل ہونے کی ٹریننگ ہے۔ مسلمان پورا ایک مہینہ تزکیہ نفس کا سبق حاصل کرتا ہے یہ ایک تربیتی پروگرام ہے۔ جس سے مسلمان بڑی لغزشوں سے نفس کا تزکیہ کرکے آخرت کے لئے نیک اعمال کا سامان بناتا ہے۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اسی طرح جو ماہ رمضان کی رات کو عبادت کرے اس کے بھی پہلے گناہ معاف کئے جائیں گے اور جس نے لیلۃ القدر کی رات کو قیام کیا اس کے بھی گناہ بخشے جائیں گے۔ فقط نہ کھانا اور نہ پینا تو فاقہ ہے روزے اور فاقے میں بہت فرق ہے۔ اصل مقصود تزکیہ نفس ہے۔

خدا تعالےٰ ہم سب کو روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ تزکیۂ نفس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

"این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد"

★

# مال اور علم

عابد نظامی

دس آدمی حاضر ہوئے حضرت علیؓ کے پاس
اس واسطے کہ پرکھیں وہ علمیت آپ کی

ہر اک کا بوترابؓ سے تھا ایک ہی سوال
رتبے میں علم بڑھ کے ہے یا مالِ دنیوی

ہر شخص کا سوال اگرچہ تھا ایک ہی
سب کو دیا جواب علیؓ نے الگ الگ

فرمایا! مال تیرے ہیں زمانے میں سب عدو
پر علم سے نہیں ہے کسی کو بھی دشمنی

ہے مال وزر وراثتِ فرعون نابکار
اور علم ہے جہاں میں وراثت رسولؐ کی

گھٹتا ہے مال جتنا بھی ہم خرچ اسے کریں
پر علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور بھی

ہے مال ایسی چیز چھپائے جسے ہر ایک
اور علم ایسی شے کہ چھپائے نہ کوئی بھی

ہے مال چوری ہونے کا ہر وقت ہی خطر
اور علم چوری ہونے کا خطرہ نہیں کوئی

ہے مال ایسی چیز مکدر کرے جو دل
اور علم ایسی شے کہ کرے دل میں روشنی

ہے مال سے جہان میں دعوی خدائی کا
اور علم سے ہے ہر گھڑی احساس زندگی

جو مال جمع کرتا ہے بے حد حریص ہے
لیکن حصول علم ہے اک بات فخر کی

محشر میں ہوگا مال کا سب کو ادا حساب
لیکن نہ ہوگی علم پر پرسش ذرا سی بھی

کرتا ہے مال وزر کی حفاظت جہاں میں تو
لیکن جہاں میں علم حفاظت کرے تری

چیف ایڈیٹر عبیداللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ ؍ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۶-۲۴۸۱ مورخہ ۷ ؍ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹/۹/۶۶۷-۲-۹ DD مورخہ ۲۴-۲ اگست ۱۹۶۴ء

# نقشہ اوقات سحری و افطاری

رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ-۶۷-۱۹۶۶ء

برائے شہر لاہور و مضافات

ارشاد باری تعالےٰ :-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (پ ۲-ع ۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کئے گئے ہیں۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ جاؤ تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

## رمضان المبارک

| یوم | تاریخ عیسوی | تاریخ ہجری | صبح صادق اختتام سحری: منٹ | صبح صادق اختتام سحری: گھنٹہ | غروب آفتاب: منٹ | غروب آفتاب: گھنٹہ | افطاری: منٹ | افطاری: گھنٹہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بدھ | ۱۴ دسمبر | یکم رمضان | ۲۷ | ۵ | ۰ | ۵ | ۲ | ۵ |
| جمعرات | ۱۵ ؍ | ۲ ؍ | ۲۷ | ۵ | ۱ | ۵ | ۳ | ۵ |
| جمعہ | ۱۶ ؍ | ۳ ؍ | ۲۸ | ۵ | ۱ | ۵ | ۳ | ۵ |
| ہفتہ | ۱۷ ؍ | ۴ ؍ | ۲۹ | ۵ | ۱ | ۵ | ۳ | ۵ |
| اتوار | ۱۸ ؍ | ۵ ؍ | ۳۰ | ۵ | ۲ | ۵ | ۴ | ۵ |
| پیر | ۱۹ ؍ | ۶ ؍ | ۳۰ | ۵ | ۲ | ۵ | ۴ | ۵ |
| منگل | ۲۰ ؍ | ۷ ؍ | ۳۱ | ۵ | ۲ | ۵ | ۴ | ۵ |
| بدھ | ۲۱ ؍ | ۸ ؍ | ۳۱ | ۵ | ۲ | ۵ | ۴ | ۵ |
| جمعرات | ۲۲ ؍ | ۹ ؍ | ۳۲ | ۵ | ۳ | ۵ | ۵ | ۵ |
| جمعہ | ۲۳ ؍ | ۱۰ ؍ | ۳۲ | ۵ | ۴ | ۵ | ۶ | ۵ |
| ہفتہ | ۲۴ ؍ | ۱۱ ؍ | ۳۳ | ۵ | ۵ | ۵ | ۷ | ۵ |
| اتوار | ۲۵ ؍ | ۱۲ ؍ | ۳۳ | ۵ | ۵ | ۵ | ۷ | ۵ |
| پیر | ۲۶ ؍ | ۱۳ ؍ | ۳۳ | ۵ | ۶ | ۵ | ۸ | ۵ |
| منگل | ۲۷ ؍ | ۱۴ ؍ | ۳۴ | ۵ | ۶ | ۵ | ۸ | ۵ |
| بدھ | ۲۸ ؍ | ۱۵ ؍ | ۳۴ | ۵ | ۷ | ۵ | ۹ | ۵ |
| جمعرات | ۲۹ ؍ | ۱۶ ؍ | ۳۴ | ۵ | ۷ | ۵ | ۹ | ۵ |
| جمعہ | ۳۰ ؍ | ۱۷ ؍ | ۳۵ | ۵ | ۸ | ۵ | ۱۰ | ۵ |
| ہفتہ | ۳۱ ؍ | ۱۸ ؍ | ۳۵ | ۵ | ۸ | ۵ | ۱۰ | ۵ |
| اتوار | یکم جنوری | ۱۹ ؍ | ۳۵ | ۵ | ۹ | ۵ | ۱۱ | ۵ |
| پیر | ۲ ؍ | ۲۰ ؍ | ۳۵ | ۵ | ۱۰ | ۵ | ۱۲ | ۵ |
| منگل | ۳ ؍ | ۲۱ ؍ | ۳۶ | ۵ | ۱۱ | ۵ | ۱۳ | ۵ |
| بدھ | ۴ ؍ | ۲۲ ؍ | ۳۶ | ۵ | ۱۱ | ۵ | ۱۳ | ۵ |
| جمعرات | ۵ ؍ | ۲۳ ؍ | ۳۶ | ۵ | ۱۲ | ۵ | ۱۴ | ۵ |
| جمعہ | ۶ ؍ | ۲۴ ؍ | ۳۶ | ۵ | ۱۳ | ۵ | ۱۵ | ۵ |
| ہفتہ | ۷ ؍ | ۲۵ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۳ | ۵ | ۱۵ | ۵ |
| اتوار | ۸ ؍ | ۲۶ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۴ | ۵ | ۱۶ | ۵ |
| پیر | ۹ ؍ | ۲۷ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۵ | ۵ | ۱۷ | ۵ |
| منگل | ۱۰ ؍ | ۲۸ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۶ | ۵ | ۱۸ | ۵ |
| بدھ | ۱۱ ؍ | ۲۹ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۷ | ۵ | ۱۹ | ۵ |
| جمعرات | ۱۲ ؍ | ۳۰ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۸ | ۵ | ۲۰ | ۵ |

مؤلفہ: غلام قادر اظہر ریٹائرڈ ہیڈ ڈرافٹسمین
خالد منزل الف ۲۷۵۶
لائن سبحان خاں شیرانوالہ دروازہ لاہور

## شوال کے روزے

| یوم | تاریخ عیسوی | تاریخ ہجری | صبح صادق اختتام سحری: منٹ | صبح صادق اختتام سحری: گھنٹہ | غروب آفتاب: منٹ | غروب آفتاب: گھنٹہ | افطاری: منٹ | افطاری: گھنٹہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| جمعہ | ۱۳ ؍ جنوری | یکم شوال | عید الفطر | | | | | |
| ہفتہ | ۱۴ ؍ | ۲ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۱۹ | ۵ | ۲۱ | ۵ |
| اتوار | ۱۵ ؍ | ۳ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۲۰ | ۵ | ۲۲ | ۵ |
| پیر | ۱۶ ؍ | ۴ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۲۱ | ۵ | ۲۳ | ۵ |
| منگل | ۱۷ ؍ | ۵ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۲۲ | ۵ | ۲۴ | ۵ |
| بدھ | ۱۸ ؍ | ۶ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۲۳ | ۵ | ۲۵ | ۵ |
| جمعرات | ۱۹ ؍ | ۷ ؍ | ۳۷ | ۵ | ۲۴ | ۵ | ۲۶ | ۵ |

روزہ رکھنے کی نیت :-

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ ؕ

ترجمہ: اور میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی

روزہ کھولنے کی نیت :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ؕ

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

ضروری ہدایات: لاہور کے علاوہ مغربی پاکستان کے دوسرے شہروں کے اوقات سحری و افطاری کے لئے لاہور کے اوقات میں مندرجہ ذیل منٹ جمع اور منفی کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) جمع سے مراد یہ ہے کہ اس خاص مقام کا وقت لاہور کے وقت میں جمع (+) کر دیا جائے۔

(۲) منفی سے مراد یہ ہے کہ اس خاص مقام کا وقت لاہور کے وقت سے منفی (-) کر دیا جائے۔

## مغربی پاکستان کے شہروں کے اوقات کا فرق

| نام شہر | فرق از لاہور | نام شہر | فرق از لاہور |
|---|---|---|---|
| ایبٹ آباد | + ۴ منٹ | سیالکوٹ | - ۲ منٹ |
| بنوں | + ۱۶ ؍ | شیخوپورہ | + ۱ ؍ |
| بہاول پور | + ۱۴ ؍ | کراچی | + ۲۹ ؍ |
| پشاور | + ۱۳ ؍ | کوئٹہ | + ۲۹ ؍ |
| جہلم | + ۲ ؍ | کوہ مری | + ۴ ؍ |
| جمرود | + ۱۲ ؍ | کیمبل پور | + ۹ ؍ |
| جموں | + ۲ ؍ | گجرات | + ۲ ؍ |
| جھنگ | + ۸ ؍ | گوجرانوالہ | + ۴ ؍ |
| جیکب آباد | + ۲۴ ؍ | لائل پور | + ۹ ؍ |
| حیدرآباد سندھ | + ۲۳ ؍ | لورالائی | + ۲۳ ؍ |
| ڈیرہ اسمٰعیل خاں | + ۱۵ ؍ | لیہ | + ۱۳ ؍ |
| ڈیرہ غازی خاں | + ۱۴ ؍ | مظفر گڑھ | + ۱۲ ؍ |
| راولپنڈی | + ۵ ؍ | ملتان | + ۱۰ ؍ |
| سرگودھا | + ۵ ؍ | منٹگمری | + ۵ ؍ |
| سکھر | - ۱۸ ؍ | میانوالی | + ۱۱ ؍ |

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔